حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور نایاب تصنیف
جو پہلی مرتبہ عربی متن اور اُردو ترجمے کے ساتھ منظر عام پر آرہی ہے

غَایَۃُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَۃِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ

مصنّف

قطبِ کوکن امام ربانی حضرت
مَخدوم فَقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ
(۷۷۶ھ-۸۳۵ھ)

ترجمہ و تحقیق

مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

ناشر مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد ممبئی

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

حضور شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بارہا فرمایا کرتے تھے

''مینارہ مسجد اولیا اللہ کی راجدھانی ہے''

مینارہ مسجد کا ایک حسین منظر

مسجدِ مینارہ کا منظر ہے کچھ ایسا حسیں
ممبئ میں کوئی مسجد اس کی ہم رُتبہ نہیں
شاہ عبد اللہ اور حضرت مظفر کے طفیل
بن گئی ہے یہ سراپا گلشنِ خلدِ بریں
آل و اصحابِ نبی کے عشق کا مرکز ہے یہ
اولیا اللہ کی ہے راجدھانی یہ زمیں

(از: حافظ محمد بلال آل اشرفی)

پنجتنِ پاک

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ

حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ

حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

عشرہ مبشرہ

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ائمہ اہل بیت

حضرت امام علی
کرم اللہ وجہہ الکریم

حضرت امام حسن
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام زین العابدین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام محمد باقر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام جعفر صادق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام موسیٰ کاظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام علی رضا
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام محمد تقی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام علی نقی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام حسن عسکری
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت امام محمد مہدی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ائمہ اربعہ

الامام الاعظم
ابو حنیفہ النعمان
رضی اللہ عنہ

امام دار الهجرة
مالك بن انس
رضی اللہ عنہ

الامام المجدد
محمد بن ادریس الشافعی
رضی اللہ عنہ

الامام المبجل
احمد بن حنبل
رضی اللہ عنہ

حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور نایاب تصنیف
جو پہلی مرتبہ عربی متن اور اردو ترجمے کے ساتھ منظرِ عام پر آ رہی ہے۔

غَایَۃُ الجُودِ بِمَعرِفَۃِ وَحدَۃِ الوُجُودِ

مصنف
قطب کوکن امامِ ربانی حضرت
مخدوم فقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی
علیہ الرحمہ (۷۷۶ھ-۸۳۵ھ)

ترجمہ و تحقیق
مفتی فاروق خاں مہائمی مصباحی

ناشر:
مولا علی ریسرچ سینٹر، منارہ مسجد، ممبئی

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

سلسلۂ اشاعت: 1

نامِ کتاب	:	غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ
مصنف	:	قطبِ کوکن حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ
تصحیح	:	علامہ محمد ناظم علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور
		مفتی شمشیر علی صدیقی مصباحی، گجرات
ترجمہ و تحقیق	:	مفتی فاروق خان مہائمی مصباحی
		maulaaliresearchcentre13@gmail.com
نظرِ ثانی	:	مولانا مظہر حسین علیمی، جامعہ غوثیہ نجم العلوم، ممبئی
		حافظ محمد بلال اشرفی
اشاعتِ اول	:	۱۴۴۶ھ-2025ء
ناشر	:	مولاعلی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی۔400003
صفحات	:	59
ہدیہ	:	دعاے خیر

ISBN: 978-81-982491-3-5

ملنے کے پتے

مولاعلی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی-3	7021960871
خانقاہِ اشرفیہ، برج قادری، ممبئی-8	9167334438
مولانا مظہر حسین علیمی، ممبئی	7021333375
مترجم کتاب فاروق خان مہائمی مصباحی	7860311024

فہرست مضامین

عرضِ ناشر: 5

کلماتِ تبریک: 7

مشمولات	صفحہ	مشمولات	صفحہ
اول ناسمجھ بچے	14	سوم عقل کے اندھے سمجھ کے اوندھے	15
دوم اہلِ نظر و عقل کامل	15	کتاب، مصنف اور مترجم کے بارے میں	17

مقدمہ: 24

وحدۃ الوجود کیا ہے	24	ہم نے جو کام کیا	30
کتاب کیسے ہاتھ لگی	26	اظہارِ تشکر	31
کیا ”غَایَةُ الجُودِ“ شیخ مہائمی ہی کی تصنیف ہے؟	27		

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

عالمِ ربانی حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی:33

کتاب غَایَۃُ الْجُوْدِ کا آغاز:35

اعتراض	37	جواب	38

عربی حصے کا آغاز

کَلِمَاتُ التَّبْرِیْکِ:44

مُقَدَّمَۃُ التَّحْقِیْقِ:47

مَا ھِیَ مَسْئَلَۃُ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ	47	وَقَدْ سَاعَدَنِیْ فِیْ ھٰذَا الْعَمَلِ	49
طَرِیْقَتُنَا فِیْ تَحْقِیْقِ الْکِتَابِ وَ تَسْھِیْلِہٖ	48		

سِیْرَۃٌ مُوْجِزَۃٌ لِلشَّیْخِ الْمَھَائِمِی:52

غَایَۃُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَۃِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ :56

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

عرضِ ناشر

ہمارے اسلاف کی ایسی ہزاروں کتابیں ہیں، جن کے مخطوطے آج بھی دنیا بھر کی مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں، جن پر نئے سرے سے کام کرنے کی ضرورت ہے، مگر آج تک اُن پر صحیح معنوں میں کام نہ ہوسکا۔ ایک مفکر جب قوم کی یہ بےتوجہی دیکھتا ہے، تو اُس کا دل خون کے آنسو روتا ہے اور اُس کی زبان سے بےساختہ نکلتا ہے:

مگر وہ علم کے موتی ، کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سی پارہ (۱)

قومِ مسلم کی اِسی بےحسی کو دور کرنے کے لیے، **مولا علی ریسرچ سینٹر** (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کا قیام عمل میں آیا ہے۔ ہمارا، اولین مقصد یہی ہے کہ اسلاف کی جن کتابوں پر اب تک کام نہیں ہوسکا، یا جو کتابیں اَب نایاب ہو چکی ہیں، اُن پر نئے سرے سے کام کرکے، اُنھیں قومِ مسلم کے حوالے کر دیا جائے۔

ہم نے اپنے اِس مشن کا آغاز، قطبِ کوکن حضرتِ **مخدوم فقیہ علی مہائمی** رحمۃ اللہ علیہ کی

(۱) ٹکڑے ٹکڑے

ایک نایاب کتاب ''غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ'' سے کر دیا ہے، جو کہ محققین کی نظروں سے اوجھل ہوکر، ملکِ شام کی ایک لائبریری ''مَكْتَبَةُ مُحَمَّدْ أَمِيْنْ عِتْقِيْ'' میں محفوظ تھی، وہاں سے ''مَرْكَزُ جُمُعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَئِيْ'' پہنچی اور پھر ہمارے ہاتھ لگی۔

اِس کتاب پر کس طرح کام ہوا ہے، اِس کا اندازہ آپ مترجم صاحب کے مقدمہ اور کتاب کے مطالعے سے بآسانی لگا سکیں گے۔

کتاب کے مترجم حضرت مولانا مفتی محمد فاروق مہائمی مصباحی ایک جواں سال عالمِ دین اور مصنف وقلم کار ہیں، اُنھیں قطبِ کوکن حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے عشق کی حد تک لگاو ہے اور مولانا موصوف کا مسکن بھی ماہم ہی ہے، اِس لیے اِن دو نسبتوں کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ مہائمی لکھتے ہیں، مولانا موصوف نے اِس کتاب کے ترجمے، تحشیہ وتسہیل میں بڑی عرق ریزی کی ہے، اللہ پاک اُن کی تمام خدماتِ دینیہ کو قبول فرمائے اور کتابِ ہذا کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ قارئین دعا فرمائیں کہ اللہ رب العزت مولا علی ریسرچ سینٹر (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کو اپنے اِس عظیم مقصد میں کامیاب فرمائے۔

ادارہ

مولا علی ریسرچ سینٹر، ممبئی

زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی

کلمات تبریک

استاذ الاساتذہ، جامع معقول ومنقول حضرت علامہ محمد ناظم علی رضوی مصباحی دام ظلہ
استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم حَامِدًا وَّ مُصَلِّيًا وَّ مُسَلِّمًا

وحدت کی دراصل دو قسمیں ہیں:

(۱) وحدتِ وجودی (۲) وحدتِ شہودی

قادریہ، چشتیہ اور سہروردیہ وغیرہم تمام اولیاء اللہ کا مسلک وحدتِ وجودی ہے اور قلیل گروہ، وہ ہے جس کا مذہب وحدتِ شہودی ہے، صوفیاے کرام کے کلام سے توحیدِ وجودی ہی ثابت ہے۔ خاتمِ اکابرِ ہند سید شاہ ابوالحسن احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ وحدت کی اِن دونوں قسموں اور اُن کا معنیٰ ذکر کرتے ہوئے اور اُن کا باہم فرق روشن فرماتے ہوئے اور توحیدِ وجودی کی ترجیح کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وحدت کی دو قسمیں ہیں: ایک وجودی، دوسری شہودی۔

وجودی کے معنی یہ ہیں کہ سالک کے علم اور نظر دونوں سے اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہے، اُس کا شعور ختم ہو جائے اور اُس کی نظر و علم میں اللہ کے سوا سب کچھ فنا ہونے کے بعد ذاتِ باری تعالیٰ باقی رہے۔ یہی سالک کے مقام کی انتہا ہے۔ اِس مقام پر آنے کے بعد سالک ولی ہو جاتا ہے۔ سیر الی اللہ کے ختم ہونے کے یہی معنی ہیں اور اِسی کو مَقَامِ لَاھُوْت کہتے ہیں۔ سیر و سلوکِ قادریہ میں یہ چوتھا مقام ہے، اِس کے بعد سیر فی اللہ ہے کہ اِس سے مراد ذاتِ بحتِ باری تعالیٰ میں، جس کی کوئی حد نہیں، اُس میں ترقی حاصل کرنا شروع ہوتا ہے اور حدیث شریف مَا عَرَفْنَاكَ حَقَّ مَعْرِفَتِکَ(۱) ہم نے جیسا کہ تیرا حق تھا، تجھے نہ پہچانا) اِسی سیر کی خبر دیتی ہے۔

قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ وغیرہم تمام اولیاء اللہ کا یہی مسلک ہے۔ ایک قلیل تعداد وحدتِ شہود کی طرف گئی ہے اور اس کو سالک کا ابتدائی مقام جانتے ہیں۔ وحدتِ شہودی کے بھی یہی معنی ہیں، لیکن اس میں موجودات کا انکار صرف سالک کی نظر سے ہوتا ہے، اُس کے علم سے نہیں، یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا تمام موجودات اُس کے علم میں تو باقی رہتے ہیں، صرف نظر سے ختم ہو جاتے ہیں، نظر میں صرف ذاتِ باری (تعالیٰ) باقی رہتی ہے، باقی سب نظر سے ہلاک اور فانی ہو جاتے ہیں، مگر سالک کے علم میں باقی رہتے ہیں۔

جیسے سورج نکلنے پر ستارے، کہ سب ستارے نظر سے غائب ہو جاتے ہیں، نظر

(۱) عُمْدَةُ الْقَارِیْ شَرْحُ صَحِیْحِ الْبُخَارِیْ، بَابُ اِذَا قَالَ وَاللهِ لَا اَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ۔۔۔، جز:23، ص:198، دَارُ اِحْیَاءِ التُّرَاثِ، بَیْرُوْت

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

کے سامنے صرف سورج ہوتا ہے، لیکن وہ جانتا ہے کہ ستاروں کا وجود ویسے ہی باقی ہے، بس نظر سے چھپ گیا ہے۔ لامُحالہ اِس توحید میں نَقص باقی رہتا ہے اور وہ نَقص یہ ہے کہ سالک کے علم میں موجودات باقی رہ جاتے ہیں۔ یہ بات فنائے مطلق کے مُنافی ہے۔

ایک قلیل گروہ توحیدِ شہودی کا قائل ہے۔ حضرات صوفیائے کرام میں سے جیسے شیخ علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ روز بہان بقلی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ اور بعد والوں میں سے شیخ احمد صاحب سرہندی (مجدِدِ الفِ ثانی) رحمۃ اللہ علیہ اور اُن کے ماننے والے جو نقش بندی مجددی ہوتے ہیں، وحدتِ شہودی کی طرف گئے ہیں۔ اِن حضرات میں سے کچھ وحدتِ وجودی کے قائل ہیں، جیسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے، کہ نقش بندی مجددی ہونے کے باوجود چند خطوط اسی مسئلے سے متعلق شائع کیے جو شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے وحدتِ شہود کے سلسلے میں اپنے مکاتیب میں لکھے تھے۔ شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے، شیخ احمد سرہندی کے کلام کی تاویلات کیں۔ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتیب کا رد مولوی غلام یحییٰ صاحب نقشبندی مجددی نے کیا، جو مرزا مظہر جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ اُن کے رد کا رد مولوی رفیع الدین ولد شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہما صاحب نے اپنی کتاب ''دَمْغُ الْبَاطِلْ'' میں شائع کیا۔ نظرِ انصاف سے دیکھنا چاہیے کہ توحیدِ وجودی اور توحیدِ شہودی میں کسے ترجیح ہے۔ صوفیائے کرام کے مقالات سے توحیدِ وجودی ہی ثابت ہوتی ہے۔(۱)

امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قُدِّسَ سِرُّہٗ نے مسئلۂ

(۱) سِرَاجُ الْعَوَارِفِ فِی الْوَصَایَا وَالْمَعَارِفِ، ص:64-65، از: سید شاہ ابوالحسین احمد نوری رحمۃ اللہ علیہ، ترجمہ از: امین ملت ڈاکٹر سید امین میاں برکاتی، مطبوعہ: اَلْمَجْمَعُ الْمِصْبَاحِی، مبارک پور

وحدۃُ الوجود اور اہلِ توحید کے مذہب کی واضح حقانیت کو روشن فرمایا، نیز اہلِ اتحاد(۱) کا قول باطل قرار دیتے ہوئے اور صوفیا کے مذہب کی ترجیح فرماتے ہوئے، فرمایا:

”**تمام عزتیں اس کے حضور پست** (۲) (فرشتے ہوں یا جن یا انسان یا اور کوئی مخلوق، کوئی بھی اس سے بے نیاز نہیں، سب اس کے فضل کے محتاج ہیں، اور زبانِ حال وقال سے اپنی پستیوں، اپنی احتیاجوں کے معترف اور اُس کے حضور سائل، اُس کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے ہوئے، اور ساری مخلوقات چاہے، وہ زمینی ہوں یا آسمانی اپنی اپنی حاجتیں اور مرادیں اُسی حق تعالیٰ سے طلب کرتی ہیں)

اور سب ہستیاں اس کے آگے نیست (نہ کوئی ہستی ہستی، نہ کوئی وجود وجود۔)

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ

(بقا صرف اس کی وجہ کریم کے لیے ہے، باقی سب کے لیے فنا، باقی باقی، ماںقیہ فانی۔)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

وجودِ واحد (اُسی حی وقیوم، ازلی، ابدی کا) **موجودِ واحد** (وہی ایک حی وقیوم، ازلی، ابدی) **باقی سب اعتبارات ہیں۔** (اعتبار کیجیے تو موجود، ورنہ محض معدوم) **ذرّاتِ اَکوان** (یعنی موجودات کے ذرہ ذرہ) **کو اُس کی ذات سے ایک نسبت مَجْهُوْلَةُ الْكَيْفْ ہے۔** (نامَعْلُوْمُ الْكَيْفِيَت) **جس کے لحاظ سے من وتو** (ماوشما واین وآں) **کو موجود و**

(۱) اہلِ اتحاد، کافروں کا ایک فرقہ ہے، جن کا ماننا ہے کہ من وتو، ماوشما، این وآں، ہر شے خدا ہے۔ دیکھیے: فتاویٰ رضویہ مترجم، جز: 29، ص: 345

(۲) فتاویٰ رضویہ کے اِس حوالے میں ہم نے حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کو نیلے رنگ میں کر دیا ہے، تاکہ بریکٹ کی تشریحی عبارت سے جو کہ علامہ خلیل قادری برکاتی مارہروی کی ہے، ممتاز ہو سکے۔

کائن کہا جاتا (اور ہست و بود سے تعبیر کیا جاتا) **ہے۔** (اگر اِس نسبت کا قدم درمیان سے اُٹھا لیں۔ ہست، نیست اور بود، نابود ہو جائے، کسی ذرّہ موجود کا وجود نہ رہے کہ اُس پر ہستی کا اطلاق روا ہو۔) **اور اُس کے آفتابِ وجود کا ایک پرتو** (ایک ظِل، ایک عکس، ایک) **شعاع ہے؛ کہ کائنات کا ہر ذرہ نگاہِ ظاہر میں جلوہ آرائیاں کر رہا ہے۔** (اور اس تماشا گاہِ عالم کے ذرہ ذرہ سے اس کی قدرتِ کاملہ کے جلوے ہویدا ہیں) **اگر اُس نسبت و پرتو سے** (کہ ہر ذرۂ کون و مکان کو اس آفتابِ وجودِ حقیقی سے حاصل ہے) **قطعِ نظر کی جائے** (اور ایک لحظہ کو اُس سے نگاہ ہٹالی جائے) **تو عالم ایک خوابِ پریشان کا نام رہ جائے، ھُوَ کا میدان عدمِ بَحْتُ کی طرح سنسان** (محض معدوم و یکسر ویران، تو مرتبۂ وجود میں صرف ایک ذات حق ہے، باقی سب اُسی کے پَرتَو وجود سے موجود ہیں، مرتبۂ کون میں نورِ ابدی آفتاب ہے، اور تمام عالم اُس کے آئینے، اُس نسبتِ فیضان کا قدم، درمیان سے نکال لیں تو عالم دفعۃً فنائے محض ہو جائے؛ کہ اُسی نور کے متعدد پَرتُوؤں(۱) نے بے شمار نام پائے ہیں، ذاتِ باری تعالیٰ واحدِ حقیقی ہے، تغیر و اختلاف کو اصلاً اُس کے سراپردۂ عزت کے گرد بار نہیں۔ پر مظاہر کے تعدُّد سے یہ مختلف صورتیں، بے شمار نام، بے حساب آثار پیدا ہیں، نورِ اَحدِیّت کی تابش غیر محدود ہے۔ اور چشمِ جسم و چشمِ عقل دونوں وہاں نابینا ہیں، اور اُس سے زیادہ بیان سے باہر، عقل سے وراہے۔)

موجودِ واحد ہے، نہ وہ واحد جو چند (ابعاض و اجزا) **سے مل کر مرکب ہوا** (اور شے واحد کا نام اُس پر روا ٹھہرا) **نہ وہ واحد جو چند کی طرف تحلیل پائے** (جیسا کہ انسانِ واحد

(۱) یعنی: روشنی، شعاع، جھلک

یا شے واحد؛ کہ گوشت پوست وخون واُستُخوان(۱) وغیرہا اجزا وابعاض سے ترکیب پا کر مرکب ہوا اور ایک کہلایا اور اس کی تحلیل وتجزی اور تجزیہ، اُنھی اعضا واجزا وابعاض کی طرف ہوگا، جن سے اُس نے ترکیب پائی اور مرکب کہلایا؛ کہ یہی جسم کی شان ہے، اور ذاتِ باری تعالٰی عَزَّشَانُہٗ جسم وجسمانیات سے پاک ومنزہ ہے۔) **نہ وہ واحد جو بہ تہمتِ حلولِ عینیت** (کہ اُس کی ذاتِ قدسی صفات پر یہ تہمت لگائی جائے کہ وہ کسی چیز میں حلول کیے ہوئے یا اس میں سمائی ہوئی ہے یا کوئی چیز اُس کی ذاتِ احدیت میں حلول کیے ہوئے اور اس میں پیوست ہے اور یوں معاذ اللہ وہ) **اوجِ وحدت** (وحدانیت و یکتائی کی رفعتوں) **سے حَضِیْضِ اِثْنَیْنِیَتْ** (دوئی اور اشتراک کی پستیوں) **میں اتر آئے۔ ھُوَ وَلَا مَوْجُوْدَ اِلَّا ھُوْ**

آیتِ کریمہ: سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ.(۲) (پاکی اور برتری ہے اسے ان شریکوں سے) **جس طرح شِرْکْ فِی الْاُلُوْھِیَتْ کو رد کرتی ہے۔** (اور بتاتی ہے کہ خداوند قدوس کی خدائی اور اُس معبودِ برحق کی اُلوہیت ورُبوبیت میں کوئی شریک نہیں۔ **ھُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ.**(۳) وہی آسمان والوں کا خدا اور وہی زمین والوں کا خدا، تو نفسِ اُلوہیت ورُبوبیت میں کوئی اُس کا شریک کیا ہوتا، اُس کی صفاتِ کمال میں بھی کوئی اُس کا شریک نہیں۔ **لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ.**(۴) اُس جیسا کوئی نہیں)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

(۱) یعنی: ہڈّی

(۲) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْمُ، سُوْرَۃُ یُوْنُس:10، رَقْمُ الْاٰیَۃِ:18

(۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْمُ، سُوْرَۃُ الزُّخْرُف:28، رَقْمُ الْاٰیَۃِ:84

(۴) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْمُ، سُوْرَۃُ الشُّوْرٰی:42، رَقْمُ الْاٰیَۃِ:11

یوں ہی (یہ آیتِ کریمہ) **اِشْتِرَاکُ فِي الْوُجُوْدُ کی نفی فرماتی ہے۔** (تو اُس کی ذات بھی منزہ اور اس کی تمام صفاتِ کمال بھی مبرا، اُن تمام نالائق امور سے جو اہلِ شرک و جاہلیت اُس کی جانب منسوب کرتے ہیں۔حق یہ ہے کہ وجود اُسی ذات برحق کے لیے ہے، باقی سب ظلال و پرتو۔)

غیرتش غیر در جہاں نہ گزاشت
لاجرم عین جملہ معنی شد (۱)

(اور وحدتُ الوجود کے جتنے معنی اور جس قدر مفاہیم عقل میں آسکتے ہیں وہ یہی ہیں کہ وجودِ واحد، موجودِ واحد، باقی سب اُسی کے مظاہر اور آئینے؛ کہ اپنی حدِّ ذات میں اصلاً وجود وہستی سے بہرہ نہیں رکھتے، اور حاشَ ثم حاش یہ معنی ہرگز نہیں کہ من وتو، ماوشما، این وآں، ہر شے خدا ہے، یہ اہلِ اتحاد کا قول ہے جو ایک فرقہ کا فروں کا ہے۔اور پہلی بات مذہب ہے اہلِ توحید کا، کہ اہلِ اسلام وہ صاحبِ ایمان حقیقی ہیں۔)" (۲)

ایک اور مقام پر اس مسئلے کی توضیح وتشریح فرماتے ہوئے اور اس باب میں تین فرقوں کا ذکر کرتے ہوئے اور اہلِ توحید کے مذہب کی تحقیق کرتے ہوئے حضور اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"بادشاہِ اعلیٰ جاہ، آئینہ خانہ میں جلوہ فرما ہے۔جس میں تمام مختلف اقسام و اوصاف کے آئینے نصب ہیں، آئینوں کا تجربہ کرنے والا جانتا ہے کہ ان میں ایک ہی

(۱) یعنی: اُس کی غیرت نے جہاں میں کوئی غیر نہ رکھا، تو بلا شبہ ہر شے کا وجود اُسی ذاتِ واحد کا ظل ہوا۔
(۲) فتاویٰ رضویہ مترجم، جز:29، ص:343 تا 345

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

شے کا عکس کس قدر مختلف طوروں (۱) پر مُتَجَلِّی ہوتا ہے،بعض میں صورت صاف نظر آتی ہے،بعض میں دھندلی، کسی میں سیدھی، کسی میں الٹی، ایک میں بڑی ایک میں چھوٹی،بعض میں پتلی بعض میں چوڑی، کسی میں خوشنما کسی میں بھونڈی، یہ اختلاف ان کی قابلیت کا ہوتا ہے، ورنہ وہ صورت جس کا اس میں عکس ہے خود واحد ہے،اُن میں جو حالتیں پیدا ہوئیں مُتَجَلِّی اُن سے منزہ ہے، اُن کے الٹے، بھونڈے، دھندلے ہونے سے اس میں کوئی قصور نہیں ہوتا۔ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى (۲) (اور اللہ کی شان سب سے بلند ہے۔)

اب اس آئینہ خانے کو دیکھنے والے تین قسم (کے) ہوئے:

اول ناسمجھ بچے

اُنھوں نے گمان کیا کہ جس طرح بادشاہ موجود ہے، یہ سب عکس بھی موجود ہیں، کہ یہ بھی تو ہمیں ایسے ہی نظر آتا ہے جیسے وہ۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ یہ اس کے تابع ہیں، جب وہ اٹھتا ہے یہ سب کھڑے ہوجاتے ہیں، وہ چلتا ہے یہ سب چلنے لگتے ہیں، وہ بیٹھتا ہے یہ سب بیٹھ جاتے ہیں، تو عین یہ بھی اور وہ بھی، مگر وہ حاکم ہے یہ محکوم، اور اپنی نادانی سے نہ سمجھا کہ وہاں تو بادشاہی بادشاہ ہے، یہ سب اُسی کے عکس ہیں، اگر اُس سے حجاب ہوجائے تو یہ سب صفحۂ ہستی سے معدومِ محض ہوجائیں گے، ہو کیا جائیں گے اب بھی تو حقیقی وجود سے کوئی حصہ اُن میں نہیں، حقیقتاً بادشاہ ہی موجود ہے، باقی سب پرتَو کی نمود ہے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(۱) یعنی: مختلف وضع اور انداز میں۔

(۲) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْم، سُوْرَةُ النَّحل: 16، رَقْمُ الْآيَة: 60

دوم اہلِ نظر و عقلِ کامل

وہ اِس حقیقت کو پہنچے اور اعتقاد بنائے کہ بے شک وجود ایک بادشاہ کے لیے ہے، موجود ایک ہی ہے، یہ سب ظل وعکس ہیں؛ کہ اپنی حدِّ ذات میں اصلاً وجود نہیں رکھتے، اس تجلی سے قطعِ نظر کر کے دیکھو کہ پھر اُن میں کچھ رہتا ہے؟ حاشا (ہرگز) عدمِ محض کے سوا کچھ نہیں، اور جب یہ اپنی ذات میں معدوم وفانی ہیں اور بادشاہ موجود، یہ اس نمود میں اُسی کے محتاج ہیں اور وہ سب سے غنی۔ یہ ناقص ہیں وہ تام، یہ ایک ذرّہ کے بھی مالک نہیں، اور وہ سلطنت کا مالک، یہ کوئی کمال نہیں رکھتے، حیات، علم، سمع، بصر، قدرت، ارادہ، کلام، سب سے خالی ہیں اور وہ سب کا جامع، تو یہ اس کا عین کیوں کر ہو سکتے ہیں، لاجرم یہ نہیں کہ یہ سب وہی ہیں، بلکہ وہی وہ ہے اور یہ صرف اُس تجلی کی نمود، یہی حق وحقیقت ہے اور یہی وحدۃُ الوجود۔

سوم عقل کے اندھے سمجھ کے اَوندھے

اُن ناسمجھ بچوں سے بھی گزر گئے، اِنھوں نے دیکھا کہ جو صورت بادشاہ کی ہے وہی اِن کی، جو حرکت وہ کرتا ہے یہ سب بھی، تاج جیسا کہ اس کے سر پر ہے بعینہٖ اِن کے سروں پر بھی، اِنھوں نے عقل ودانش کو پیٹھ دے کر بکنا شروع کیا، کہ یہ سب بادشاہ ہیں اور اپنی سفاہت (بے وقوفی) سے وہ تمام عیوب ونقائص (جو) نقصانِ قَوَابِل (۱) کے باعث اُن میں تھی، خود بادشاہ کو اُن کا مَوْرِدْ (۲) کر دیا، جب یہ وہی ہیں تو ناقص

(۱) یعنی: قابلیت وصلاحیت کی کمی کے باعث
(۲) یعنی: جس پر کوئی چیز وارد یا واقع ہو، یہاں عقل کے اندھے، بادشاہ پر نقص وعیوب وارد کر رہے ہیں۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

عاجز محتاج، الٹے، بھونڈے، بدنما، دھندلے کا جو عین ہے قطعاً اُنھی ذمائم سے متصف ہے۔ تَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا (ظالم جو کچھ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اُس سے بہت بلند وبالا ہے۔)

انسان عکس ڈالنے میں آئینے کا محتاج ہے اور وجودِ حقیقی احتیاج سے پاک۔ وہاں جسے آئینہ کہیے وہ خود بھی ایک ظل۔ پھر آئینے میں انسان کی صرف سطح مقابل کا عکس پڑتا ہے جس میں انسان کے صفات مثل کلام وسمع وبصر وعلم وارادہ وحیات سے اصلاً نام کو بھی کچھ نہیں آتا، لیکن وجودِ حقیقی عَزَّ جَلَالُهٗ کے تجلی نے اپنے بہت ظلال (Shadows) پر نفس ہستی کے سوا اُن صفات کا بھی پرتو ڈالا، یہ وجوہ اور بھی اُن بچوں کی نافہمی اور اِن اندھوں کی گمراہی کی باعث ہوئیں اور جن کو ہدایتِ حق ہوئی وہ سمجھ لیے کہ؂

یک چراغ ست دریں خانہ کہ از پرتوِ آں
ہر کجا می نگری انجمنے ساختہ اند

(اس گھر میں ایک چراغ ہے اس کی روشنی سے ہر جا بارونق ہے۔)

اُنھوں نے اِن صفات اور خود وجود کی دو قسمیں کیں: حقیقی، ذاتی، کہ متجلی کے لیے خاص ہے، اور ظلی عطائی کہ ظلال کے لیے ہے اور حاشا (ہرگز) یہ تقسیم اشتراک معنی، بلکہ محض موافقت فی اللفظ، یہ ہے وہ حقِ حقیقت وعینِ معرفت، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔"(۱)

مجاہدِ جلیل علامہ فضلِ حق خیرآبادی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے رسالہ "اَلرَّوْضُ الْمَجُوْدُ فِي

(۱) فتاویٰ رضویہ مترجم، جز:14، ص:642 تا 644

وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ ‘‘میں مسئلۂ وحدۃُ الوجود کی حقانیت کو روشن فرمایا اور اُس پر عقلی دلیل قائم کرتے ہوئے فرمایا:

’’یہ دلائل، عقولِ متوسطہ ہی کی دنیا میں ہیں، جنھیں کوئی فلسفی (Philosopher) رد کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔‘‘(۱)

کتاب، مصنف اور مترجم کے بارے میں

قطبِ کوکن، عارفِ حق آگاہ، امامِ ربانی، حضرت مخدوم فقیہ علی بن احمد مہائمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مسئلۂ وحدۃُ الوجود کی حقانیت کو دلیلوں سے روشن کرتے ہوئے ایک محققانہ جامع و مختصر رسالہ بنام ’’غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ‘‘ تالیف فرمایا۔ ساتھ ہی اُن نصرانیوں کا بھی ردِّ بلیغ فرمایا جن کا یہ زُعمِ فاسد اور خیالِ باطل ہے کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں۔ آپ نے اِس مسئلے کی تحقیق کے لیے اولاً وجود کی چار قسمیں فرمائیں، جنھیں بعض حضرات ’’وجوداتِ اربعہ‘‘ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

’’ہمارے نزدیک حقیقت میں وجود اُسے کہتے ہیں جس سے کسی شے کا وجود ہو۔‘‘

یعنی وہ اپنے وجود میں کسی کی طرف اصلاً احتیاج واِفْتِقَارْ نہ رکھے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ۝ (۲)

ترجمہ: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج اور اللہ ہی بے نیاز ہے سب خوبیوں سراہا۔

(۱) امام احمد رضا اور تصوف، از: علامہ محمد احمد مصباحی، ص: 17، مطبوعہ: اَلْمَجْمَعُ الْاِسْلَامِی، مبارک پور، بحوالہ: اَلرَّوْضُ الْمَجُوْدُ فِیْ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ

(۲) اَلْقُرْاٰنُ الْحَكِيْمُ، سُوْرَةُ الْفَاطِرِ: 35، رَقْمُ الْآيَةِ: 15

اللہ کے سوا جتنی چیزیں ہیں، اُس کے وجودِ حقیقی کے حضور اصلاً وجود نہیں رکھتے، اُس کے سوا ساری چیزیں محض اپنے وجود میں اُس کے افاضۂ وجود کے محتاج ہیں، وہ اپنی حدِّ ذات میں وجود سے بالکل خالی وعاری اور معدوم ہیں۔ اِس کو آپ نے مثالوں سے واضح فرمایا اور پھر اِس پر دلیل قائم فرمائی، جس سے یہ روشن ہے کہ ''لَا مَوْجُوْدَ اِلَّا اللّٰہُ'' اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سوا کوئی شے اصلاً حصۂ وجود نہیں رکھتی۔

آپ کی یہ گراں قدر عطر تحقیق عربی زبان میں تھی، کتاب اور اس کے موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر، اِس کے فیضان کو عام و تام کرنے کے لیے، ملک کی عظیم ترین دانش گاہ جامعہ اشرفیہ کے فارغ التحصیل فاضلِ گرامی قدر، عالمِ جواں سال، مفتی محمد فاروق خان مہائمی مصباحی زِیْدَ مَجْدُہٗ نے اِسے دل نشیں، سہل ترین اردو زبان میں منتقل فرمایا اور صرف ترجمے پر ہی اکتفا نہیں کیا، بلکہ اہم مقامات پر گراں قدر ضروری اور اہم حواشی بھی ارقام کیے، تاکہ مسئلۂ وحدۃ الوجود آفتابِ روزِ روشن کی طرح واضح اور اِس کی حقانیت کا اذعانِ صادق اور یقینِ کامل ہو۔

آپ نے عربی اور اردو دونوں زبانوں میں اِس کتاب کی اشاعت کا عزم بالجزم فرمایا اور دونوں زبانوں میں ایک جامع مقدمہ ارقام فرمایا، جس میں اِس کتاب اور اِس کے محققِ علام پر خاصا روشنی ڈالی اور دلیلوں سے روشن فرمایا کہ یہ کتاب حضرت مخدوم فقیہ علی مہائمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ہے۔

مولانا موصوف حضرتِ مخدوم پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عشق کی حد تک لگاو رکھتے ہیں، اسی نسبت بافیض و برکت سے اپنے نام کے ساتھ مہائمی لکھتے ہیں، تصنیف و تالیف اور تحقیق و

تدقیق کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں، اب تک میرے علم کے مطابق آپ نے درجِ ذیل علمی خدمات انجام دی ہیں:

(۱) سوانحِ مخدوم علی مہائمی (۲) امام احمد رضا اور حقوق العباد

(۳) یادِ اختر ازہری (۴) مراتبِ وجود (۵) زینت المجلس

مولانا موصوف سنجیدہ مزاج، صاحبِ فکر اور باوقار عالمِ دین ہیں، تصنیف و تالیف کے ساتھ ساتھ موصوف درسی مصروفیات بھی رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو تضیعِ اوقات سے دور رکھتے ہیں، مولانا کی علمی، قلمی اور تحقیقی خدمات سے میں بہت متأثر ہوں۔ میں ہر اُس شخص سے دلی محبت رکھتا ہوں جو تحقیق کا اعلیٰ ذوق رکھتے ہیں اور تضیع اوقات سے خود کو دور رکھتے ہیں۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

میں تمام اربابِ علم و فضل اور اصحابِ فکر و نظر کو دعوتِ قرطاس و قلم دیتا ہوں کہ جمود و تعطل کو چھوڑ کر علمی و قلمی خدمات کے لیے آمادہ ہوں اور زمانے کے حالات کو مدِّ نظر رکھ کر اپنی علمی بساط کے اعتبار سے علمی و قلمی خدمات انجام دیں اور تشنہ قوم کی تشنہ لبی کو سیرابی فراہم کریں، مخالفین و معاندین کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کریں۔

جامعہ اشرفیہ کے گراں قدر فاضلِ جلیل جناب مفتی فاروق خان مہائمی کو اُن کی اِس علمی و قلمی خدمت پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ڈھیر ساری مبارک بادیاں پیش کرتا ہوں اور دل سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ رب العزت اپنے حبیب پاک سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے صدقہ و طفیل آپ کی اِس علمی کاوش کو قبول خاص و عام بخشے اور وحدۃُ الوجود کے اعتقادی مسئلے کی حقانیت لوگوں کے قلوب پر روشن فرمائے۔ آپ کو مزید قلمی خدمات کی توفیقِ رفیق بخشے،

آپ کے علم وفضل میں ترقی وبلندی بخشے، نظر بد سے آپ کو محفوظ ومامون فرمائے۔

مولانا موصوف کے ذریعے معلوم ہوا کہ مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی کی جانب سے ’’مولا علی ریسرچ سینٹر‘‘ کا قیام عمل میں آیا ہے، جہاں سے اہلِ سنت و جماعت کے برگزیدہ اولیاے کرام کی کتابیں شائع ہوا کریں گی، یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ سب سے دین کی خدمت لے اور سب کو اِس کارِ خیر پر استقامت عطا فرمائے۔

آمین۔ یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

محمد ناظم علی رضوی مصباحی

خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ، یوپی

۴/۶/۱۴۴۵ھ

18/12/2023

روز دوشنبہ مبارکہ

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

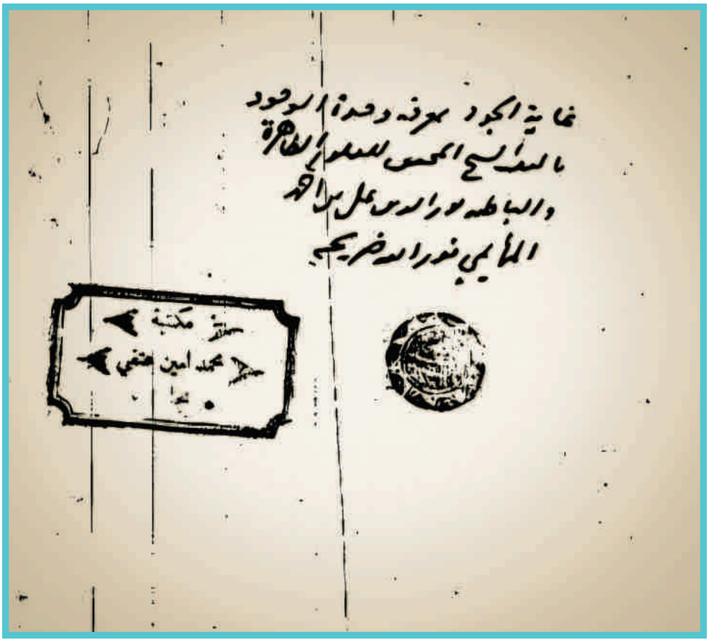

مخطوطے کے ٹائٹل پیج پر کتاب اور مصنف کا نام اس طرح کی عبارت میں لکھا ہوا ہے۔ نیز "مَكْتَبَةُ مُحَمَّدْ اَمِينْ عِتْقِيْ" نام کی مہر اور ایک دوسری مہر بھی موجود ہے۔

"مَرْكَزُ جُمُعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ دُبَيْ" سے حاصل شدہ
"غَايَةُ الْجُودِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ" کے مخطوطے کا پہلا صفحہ

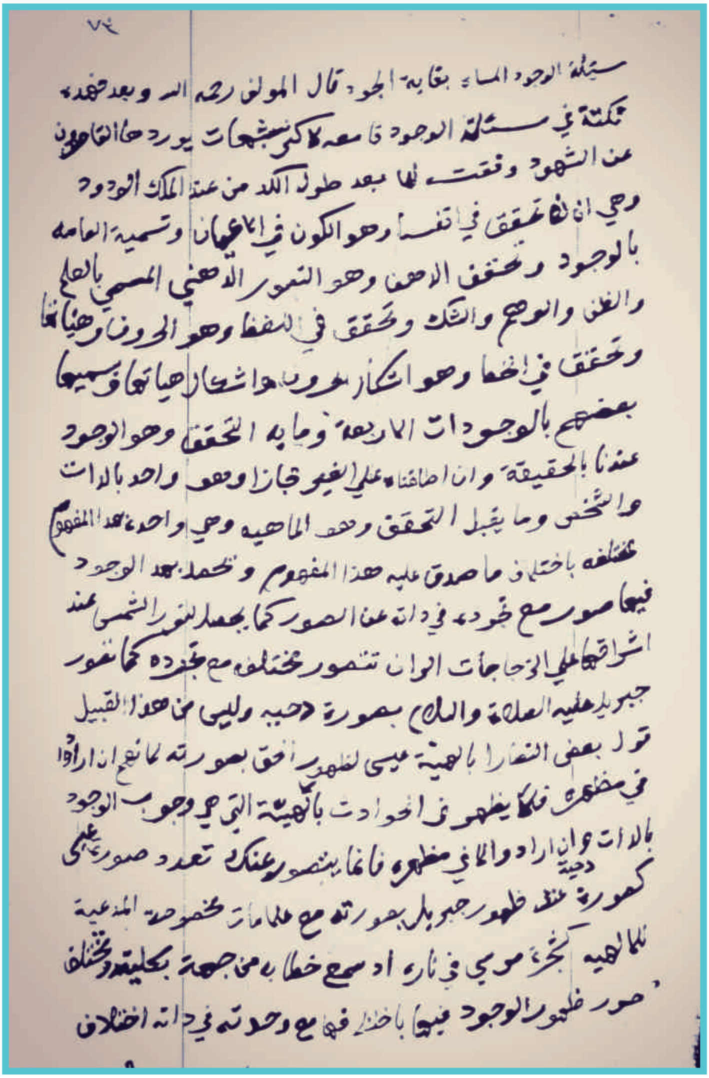
٧٤
مسئلة الوجود المسماة بغاية الجود قال المولى رحمه الله وبعد فهذه
نكتة في مسئلة الوجود نافعة لأكثر شبهات يوردها القاصرون
عن الشهود وفقت لها بعد طول الكد من عند الملك الودود
وهي ان له تحقق في نفسه وهو الكون في الاعيان وتسميه العامة
بالوجود وتحقق في الاذهان وهو التصور الذهني المسمى بالعلم
والظن والوهم والشك وتحقق في اللفظ وهو الحروف وهيئاتها
وتحقق في الخط وهو اشكال حروف واشكال هيئاتها وسميها
بعضهم بالوجودات الاربعة وما به التحقق وهو الوجود
عندنا بالحقيقة وان اطلقنا على الغير مجازا وهو واحد بالذات
والشخص وما يقبل التحقق وهو الماهية وهي واحدة بحد المفهوم
مختلفة باختلاف ما صدق عليه هذا المفهوم وتحمل بعد الوجود
فيها صور مع تجرده في ذاته عن الصور كما يحمل النور الشمسي عند
اشراقها على الزجاجات الالوان تتصور مختلفة مع تجرده كما تصور
جبرئيل عليه الصلاة والسلام بصورة دحية وليس من هذا القبيل
قول بعض النصارى بالهية عيسى لظهور الحق بصورته لما نعم ان ارادوا
في مظهره فلا يظهر في الحوادث بالهيئة التي هي وجوب الوجود
بالذات وان ارادوا الالى مظهره فانما يتصور عنكم تعدد صور على
كصورة دحية عند ظهور جبرئيل بصورته مع علامات مخصوصة المدعية
للالهية تنجر موسى في ناره اذ سمع خطابه من جهة بكليته وتختلف
صور ظهور الوجود فيها باختلافها مع وحدته في ذاته اختلاف

سراجِ مینارہ مسجد ممبئی

حضرت مولانا **سید عبد اللہ شاہ** رحمۃ اللہ علیہ
(وفات: ۸ ذی الحجہ ۱۲۳۰ھ/ 1815ء)

اور

حضرت مولانا **سید مظفر حسین شاہ** رحمۃ اللہ علیہ
(وفات: ۸ ذی الحجہ ۱۲۳۵ھ/ 1820ء)

کے نام

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

مقدمہ

حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا شمار، اُن خدا رسیدہ بزرگ ہستیوں میں ہوتا ہے جو وحدۃُ الوجود کی پرزور حمایت کرتے ہیں، آپ کی اکثر کتابیں اِسی نظریے کو ثابت کرتی ہیں، حتّٰی کہ تفسیرِ مہائمی میں بھی جابجا اِس کے شواہد ملتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو حضرات، آپ کی کتابیں پڑھتے ہیں، وہ برملا پکار اٹھتے ہیں کہ یہ تو ''ابنِ عربی ثانی'' معلوم ہوتے ہیں۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

وحدۃُ الوجود کیا ہے

صوفیاے کرام، ذاتِ واجبُ الوجود یعنی حق تعالیٰ کے وجود ہی کو وجودِ حقیقی مانتے ہیں، جس سے ساری مخلوق کا وجود ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ مخلوق کا اپنا کوئی وجود نہیں، اُن کا وجود اعتباری اور عارضی ہے، جو حق تعالیٰ کے فیضانِ وجود فرمانے سے قائم ہے؛ لیکن یہ قیام اختلاط، حلول اور اتحاد سے پاک ہے۔

صوفیاے کرام کا یہ نظریہ: وحدۃُ الوجود کہلاتا ہے۔(۱) یہی حقیقی توحید ہے، ایسا عقیدہ رکھنا درست وصحیح ہے؛ کیوں کہ قرآن اور احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ چناں چہ شیخ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

”مَسْئَلَةُ التَّوْحِيْدِ مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ رَأْيُ مَنِ اتَّفَقَ الْاَكْثَرُ عَلٰى كَمَالِهِ فِي الْعِلْمِ وَ الْعَمَلِ ، وَالتَّائِيْدُ مُشَارٌ اِلٰى صِحَّتِهَا فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ ، وَالْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ الصَّحِيْحَةِ الْاَسَانِيْدِ.“(۲)

یعنی:

”مسئلۂ توحید (مسئلۂ وحدۃُ الوجود) ایک ایسا مسئلہ ہے، جس پر اُن تمام علما وفضلا کا اتفاق ہے جن کے علم وفضل وعمل کا لوہا سب مانتے ہیں، قرآنِ مجید اور صحیح الاسناد احادیثِ کریمہ میں اِس مسئلے کی صحت پر واضح اشارے ملتے ہیں۔“

تاہم ہر زمانے میں کچھ ایسے لوگ بھی گزرے ہیں، جو اِس نظریے کی مخالفت کرتے رہے ہیں، کچھ تو عناداً اور اکثر کم فہمی اور حقیقت سے ناآشنائی کی وجہ سے۔ اور اب حال یہ ہے کہ اِس نظریے کو حق تو سب سمجھتے ہیں، مگر چوں کہ اِس کے مسائل کچھ پیچیدہ اور دقیق ہیں، اِس لیے اکثر حضرات اِن مسائل سے خود کو دور ہی رکھتے ہیں، حضرتِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں پر جو آج تک کماحقہٗ کام نہیں ہوسکا، اُس کی ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے۔

(۱) مسئلۂ وحدۃُ الوجود کو سمجھنے کے لیے، ”امام احمد رضا اور تصوف، از: علامہ محمد احمد مصباحی“ کا مطالعہ کافی مفید ہوگا۔ مہائمی
(۲) اَجِلَّةُ التَّائِيْدِ فِي شَرْحِ اَدِلَّةِ التَّوْحِيْدِ، از: مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ، ص: 2-3، مطبع شہابی، بھنڈی بازار، ممبئی

زیرِ نظر کتاب: ”غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ“ اِسی نظریۂ وحدۃ الوجود کی تائید میں مختصر سا رسالہ ہے، جس میں شیخ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ نے نظریۂ وحدۃ الوجود کو ثابت کیا ہے، ساتھ ہی نصرانیوں کے اِس عقیدے کا رد فرمایا ہے کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں۔

کتاب کیسے ہاتھ لگی

یوں تو حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف کی کل تعداد 103 یا اس سے کچھ زائد ہے۔(۱) لیکن اب تک اُن میں سے صرف 24 کتابوں کا ہی پتہ لگ سکا تھا، اِس لیے میری اور ہمارے استاد حضرت عبدالغفار قادری دام ظلہ العالی کی یہ عادت ہے کہ ہم لوگ خالی اوقات میں انٹرنیٹ پر حضرتِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں تلاش کرتے رہتے ہیں اور اِس تعلق سے وقت نکال کر سفر بھی کرتے رہتے ہیں۔

اپریل 2017ء کی بات ہے، استادِ محترم مَرْكَزُ جُمْعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَئِی کی ویب سائٹ پر الگ الگ الفاظ لکھ کر کتابیں سرچ کر رہے تھے، تبھی اُنھیں، حضرتِ مخدوم علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ سے منسوب کچھ مخطوطے ملے، ان مخطوطوں کی فراہمی کے لیے، ادارے کے ای میل ایڈریس پر میل بھی کر دیا گیا تھا، مگر وہاں سے کوئی ریپلائے (Reply) نہیں آیا۔

پھر اپریل 2022ء کو اپنے ایک دوست محترم فوزان میمن صاحب (جو اُس وقت دبئ

(۱) رسالہ: ”ضَمِيْرُ الْاِنْسَانِ لِزِيَادَةِ الْمُشْتَاقِيْنَ اِلٰى ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ“، از: سید محمد ابراہیم مدنی صفحہ نمبر 3 کا حاشیہ، مطبعۂ شہابیہ، بھنڈی بازار، ممبئ، سنہ: ۱۳۲۳ھ/ مضامین ذوقی شاہ، از: محمد ذوقی شاہ، ص: ۹۱، مطبوعہ: محفل ذوقیہ، کراچی۔

میں کام کررہے تھے) کو ذاتی طور پر مَرْکَزُ جُمُعَةِ المَـاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَئِی بھیج کر تفتیش کرائی گئی۔ اُن لوگوں نے پہلے استادِ محترم کے بارے میں دریافت کیا کہ کون ہیں؟ کیا مصروفیت ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ پھر جب اُنھیں ''اسلاف پبلی شرز، کلیان'' کے بارے میں معلوم ہوا، تو بہت خوش ہوئے اور ''غَایَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ'' کا مخطوطہ مفت میں، بغیر کسی چارج کے، فوزان بھائی کے حوالے کر دیا۔

حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کی لسٹ جواب تک ۲۴ تھی، ''غایۃ الجود'' کی وصول یابی کے بعد بڑھ کر 25 ہوگئی ہے؛ کیوں کہ اِس سے پہلے کسی بھی محقق نے اِس کتاب کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ تَعَالٰی عَلٰی ذٰلِکَ

کیا ''غَایَۃُ الْجُوْد'' شیخِ مہائمی ہی کی تصنیف ہے؟

ہماری خوشیوں کا اُس وقت ٹھکانا نہیں تھا، جب یہ کتاب ہمارے ہاتھ لگی، پہلی فرصت میں مطالعہ کر کے یہ جاننے کی کوشش کی کہ کیا یہ واقعی حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ ہی کی کتاب ہے یا پھر کسی اور کی؟ پہلے ہی صفحے پر یہ عبارت دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں:

''غَایَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ، تَأْلِيفُ الشَّيْخِ الْمُحَقِّقِ لِلْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ نُوْرِ الدِّيْنِ، عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ الْمَهَائِمِيِّ نَوَّرَ اللّٰهُ ضَرِيْحَهُ.''

یعنی:

''غَایَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ''، ظاہری و باطنی علوم کے محقق، نور الدین، علی بن احمد مہائمی کی تصنیف ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی قبر کو بُقْعَۂ نور بنائے۔''

کتاب کے اخیر میں حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دل نشین تحریر دیکھ کر یقینِ کامل ہوگیا، کہ یہ حضرت ہی کی گراں قدر تصنیف ہے، جو اَب تک محققین کی دسترس سے باہر تھی:

”مِنْ مُخْتَرِعَاتِ اَقَلِّ الْعَبِيْدِ لِلْعَلِيِّ الصَّمَدِ عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ ، هَدَاهُ اللّٰهُ الْمَنْهَجَ الْاَرْشَدَ وَرَزَقَهُ سَعَادَةَ الْاَبَدِ بِبَرْكَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ [صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ] وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.“

یعنی:

”بلند و بے نیاز اللہ عزوجل کے کم ترین بندے علی بن احمد کی طرف سے (وحدۃ الوجود کا یہ مسئلہ) بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ اِسے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تعالیٰ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ کے صدقہ و طفیل سیدھے راستے پر چلائے اور دائمی سعادت نصیب کرے۔“

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

پہلے صفحے پر جہاں حضرت کا نام لکھا ہے، اُسی کے نیچے دو مہریں ہیں، جن میں سے ایک مہر سمجھ میں نہیں آ رہی ہے کہ کس کی ہے، جب کہ دوسری مہر پر صاف ستھری تحریر میں یہ لکھا ہوا ہے:

”مَكْتَبَةُ مُحَمَّدْ اَمِيْنْ عِتْقِيْ“

محمد امین عِتقی صاحب کے بارے میں مزید جان کاری یہ ملی:

آپ کا تعلق علماے حلب (Aleppo) سے تھا، آپ کا نسب کچھ اس طرح ہے:

شیخ محمد امین بن محمد بن محمود عِتقی۔

آپ کی ولادت ۱۳۳۱ھ-1913ء کو ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں اَلسِّفَاهِيَة

(Al-Siffahia) کے مکتب میں ہوئی، جو کہ جَامِعُ الْمَوَازِيْنِي (Mawazini Mosque) کے قریب ہے۔

16 سال کی عمر میں سن 1929ء میں فریضۂ حج ادا کیا۔ حج سے واپسی کے بعد والد صاحب کی خواہش پر "مدرسۂ اسماعیلیہ، جامع اُمَوِی کبیر، جامع حَمَوِی، جامع دِیری، مدرسۂ قرناصیہ اور مدرسۂ طَوَاشی کے جید علما سے علمِ تفسیر و حدیث وفقہ میں مہارت حاصل کی اور علماے حلب میں اپنا نام درج کروایا۔

آپ کئی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔

آپ کو کتابوں سے بڑا لگاؤ تھا، مخطوطے اور خاص کر تصوف کے مخطوطے جمع کرنے کا بڑا شوق تھا، اِسی شوق کی وجہ سے آپ، عبدالرحمٰن کیالی کی لائبریری میں کام بھی کرتے تھے، بعد میں "مَكْتَبَةُ مُحَمَّدْ اَمِيْنْ عِتْقِي" کے نام سے اپنا ذاتی مکتبہ قائم کیا۔ یہ مکتبہ خاص کر مخطوطات کے سلسلے میں اپنی الگ شان رکھتا تھا۔ بڑے بڑے علما، اِس مکتبے میں جا کر یہاں کے مخطوطات سے استفادہ کرتے تھے۔

یہ اُسی مکتبے کی برکت ہے کہ آج آپ کے ہاتھوں میں "غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ" موجود ہے۔

4 ذی قعدہ ۱۳۹۸ھ – 16 اکتوبر 1978ء کو جمعہ کے دن آپ کا انتقال ہوا اور اپنے شیخ محمد سعید اِدلبی کے پہلو میں مدفون ہوئے۔ (۱)

مزید یہ کہ مَرْكَزُ جُمْعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ، دُبَئِي سے رابطہ کرنے پر،

(۱) ماخوذ از "عُلَمَاءُ مِنْ حَلَبَ فِي الْقَرْنِ الرَّابِعِ عَشَرَ"، ص: 360 تا 364

حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات کی جو فہرست ہمیں ملی، اُس میں بھی کتاب ''غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ'' کے نام کے آگے ،حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ اور ہمارے لیے انتہائی خوشی کی بات یہ ہے کہ کاتب کے آپشن (Option) میں بھی حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی نام لکھا ہے، جس کا صاف مطلب یہ نکلتا ہے کہ یہ کتاب خود حضرتِ مخدومِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے لکھی گئی ہے۔ ہم نے کتاب کہ شروع میں اصل مخطوطے کے ایک صفحے کی تصویر لگا دی ہے، جس کی زیارت کر کے قارئین اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر سکتے ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ''اسلاف پبلی شرز، کلیان''، مہاراشٹر کے بانی استادِ محترم حضرت عبدالغفار قادری دام ظلہ کی اجازت سے، پہلی مرتبہ مولا علی ریسرچ، سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئ کے زیرِ اہتمام اِس کتاب کی اشاعت عربی اور اردو، دونوں زبان میں ہو رہی ہے۔ ہمیں بے پناہ خوشی ہے کہ مولا علی ریسرچ سینٹر (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئ) ایک ایک کر کے حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کی تصانیف قوم تک پہنچانے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

ہم نے جو کام کیا

- عربی متن کی تحقیق کی گئی۔
- متن کا سلیس ترجمہ کیا گیا۔
- متن اور ترجمے میں جہاں جہاں حاشیے کی ضرورت تھی، وہاں وہاں مناسب

حاشیے لگائے گئے۔

- متن اور ترجمے میں جدید رسم الخط کا استعمال کیا گیا۔
- اردو ترجمے میں جو عبارت اِس طرح () کے بریکٹ (Bracket) میں ہے اور عربی متن میں جو عبارت اِس طرح کے [] بریکٹ میں ہے، اُن کا اضافہ ہماری طرف سے مفہوم کی مزید وضاحت کرنے کے لیے کیا گیا ہے۔
- ترجمے میں جہاں جہاں عربی عبارت آئی ہے، اُس پر اعراب لگایا گیا ہے، ساتھ ہی اصل عربی کتاب پر مکمل اعراب لگانے کا التزام کیا گیا ہے؛ تاکہ قاری کسی بھی قسم کی اُلجھن کا شکار نہ ہو۔
- عربی اور اردو دونوں زبانوں میں حضرتِ مخدوم فقیہ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا مختصر تذکرہ کیا گیا۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

اظہارِ تشکر

میں اپنے والدین کریمین، جملہ اساتذۂ کرام خصوصًا حضرت مولانا نور القمر (ابنِ رقم) مصباحی اَدَامَ اللّٰہُ تَعَالٰی ظِلَّهُمْ کا تہہِ دل سے شکر گزار ہوں، جن کی دعائیں اور رہ نمائیاں، قدم قدم پر میرے شاملِ حال رہیں۔

اور

- استاذِ محترم حضرت علامہ محمد ناظم علی مصباحی، استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ۔

● رفیقِ درس **مفتی شمشیر علی صدیقی مصباحی**، استاد دارالعلوم فیضِ عائشہ وفیضِ مصطفیٰ، ساورکنڈلا، امریلی، گجرات،

کا مشکور ہوں؛ جنھوں نے کتاب کی تصحیح فرما کر درجۂ استناد بخشا۔

● حضرت **مولانا مظہر حسین علیمی**، استاد جامعہ غوثیہ نجم العلوم، مرکزی ادارہ سنّی دعوت اسلامی، ممبئی

● **حافظ محمد بلال اشرفی**، انچارج مولا علی ریسرچ سینٹر، مینارہ مسجد، ممبئی

کا بھی ممنون ہوں؛ کہ جنھوں نے کتاب کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے مکمل نظرِ ثانی فرمائی۔

● راقم، **مولا علی ریسرچ سینٹر** (زیرِ انتظام مینارہ مسجد ٹرسٹ، ممبئی) کے سبھی ٹرسٹیان، خاص طور پر الحاج عبدالوہّاب لطیف اشرفی صاحب کا بھی تہہِ دل سے شکرگزار ہے کہ جنھوں نے **مولا علی ریسرچ سینٹر** قائم کر کے اہم دینی و مذہبی کتابوں کی اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے، اللہ تعالیٰ اِن کے حوصلوں کو سلامت رکھے۔

اللہ تعالیٰ ہم سبھی سے راضی ہو، ہم سب کو خلوص وللّٰہیت سے کام کرنے کی توفیق بخشے، سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے اور سب کو بے حساب وکتاب جنت نصیب فرمائے۔

بروز بدھ
20 جمادی الاولیٰ ۱۴۴۵ھ
5/دسمبر 2023ء

فاروق خاں مہائمی مصباحی
استاد: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ کنزالایمان، ممبئی
ساکن: ماہم ایسٹ

مختصر تذکرہ

عالمِ ربانی حضرتِ مخدوم فقیہ علی مہائمی رحمۃ اللہ علیہ

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

آپ کا نام علی بن احمد بن حسن بن ابراہیم بن اسماعیل ہے، کنیت ابوالحسن اور لقب ''زَیْنُ الدِّیْن'' و''عَلَاءُ الدِّیْن'' ہے اور ''مخدوم فقیہ علی مہائمی'' کے نام سے ہندو بیرون ہند مشہور ہیں۔

10 محرم الحرام ۷۷۶ھ/1372ء میں آپ کی ولادت ہوئی۔ آپ کے والدِ ماجد بھی بڑے پایہ کے بزرگ تھے، ابتدائی تعلیم، آپ نے اُنھی سے حاصل کی تھی، مگر والد کا سایہ زیادہ دنوں تک قائم نہ رہ سکا، اور نو (9) برس کی عمر میں ہی آپ سایۂ پدری سے محروم ہو گئے، اس لیے والدۂ ماجدہ، آپ کو کلیان (Kalyan) - جو کہ آپ کا دَدِیھال تھا - سے لے کر اپنے میکے 'مہائم (Mahim)' آ گئیں۔

آپ اپنی والدۂ ماجدہ کے بہت فرماں بردار و خدمت گزار تھے۔ اِس کا اندازہ اِس واقعے سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک رات نمازِ عشا کے بعد والدہ نے آپ سے پانی طلب فرمایا، آپ جب پانی لے کر پہنچے، تو دیکھا کہ والدۂ محترمہ کی آنکھ لگ چکی

ہے، والدہ کو اُٹھانا سوئے ادب سمجھا اور ساری رات پانی کا پیالہ لیے کھڑے رہ گئے، فجر میں جب والدہ کی آنکھ کھلی اور ماجرا معلوم کیا، تو بچے کی اِس نیک بختی پر خوش بھی ہوئیں اور بے چین بھی، پھر خوب دعاؤں سے نوازا۔

ماں کی خدمت ہی کا صلہ تھا کہ آپ کو 'مخدوم' کا لقب ملا، حضرت خضر علیہ السلام کی شاگردی نصیب ہوئی اور اُن کے فیض سے عِلمِ لَدُنّی حاصل ہوا۔

آپ مسلکاً 'شافعی' اور مشرباً 'اویسی' تھے اور حضرت شیخِ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ کے پیرو، اور آپ کے نظریۂ وحدتُ الوجود کے زبردست حمایتی تھے، آپ کی بیشتر تصانیف اِسی نظریے کو ثابت کرتی ہیں، ویسے تو تذکرہ نگاروں نے تو آپ کی تصانیف کی تعداد سو (100) سے زائد بتائی ہے، مگر صرف 25 کتابوں کا نام ملتے ہیں، جس کی تفصیل آپ اِسی کتاب کے اُس حصے میں دیکھ سکتے ہیں، جہاں ہم نے حضرتِ مخدوم مہائمی رحمۃ اللہ علیہ کا عربی زبان میں تذکرہ کیا ہے۔

آپ صاحبِ کشف و کرامات بزرگ تھے، آپ کی بارگاہ میں عوام تو عوام، اصحابِ کشف حضرات کی بھی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ مگر دنیا سے قطعِ تعلق بھی نہ تھا، آپ مہائم (Mahim) کے قاضی مقرر تھے اور سلطانِ گجرات احمد شاہ کی بہن آپ کے نکاح میں تھیں۔

8 جمادی الآخرہ ۸۳۵ھ/ 1431ء کو جمعہ کی شب 59 سال کی عمر پا کر وفات پائی اور بروز جمعہ، نمازِ جمعہ کے بعد ماہم ہی میں اپنے اَقربا کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔(۱)

(۱) مذکورہ احوال راقم الحروف کی تصنیف "سوانح مخدوم علی مہائمی" سے ماخوذ ہیں۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

غَايَةُ الْجُوْدِ

بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یہ کتابچہ وحدۃُ الوجود کے بارے میں ہے۔ اِس کا نام: ”غَایَۃُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَۃِ وَحْدَۃِ الْوُجُوْدِ“ ہے۔

حمد وصلاۃ کے بعد، مؤلف (شیخِ مہائمی رحمۃ اللہ علیہ) عرض گزار ہے:

مسئلۂ وحدۃُ الوجود کے سلسلے میں یہ نکتہ - جو طویل تلاش و جستجو کے بعد، خداے لَمْ یَزَل کی توفیق سے مجھے حاصل ہوا ہے - بے بصیرت لوگوں کے شبہات کو دور کر دے گا۔

تو سنیے:

وجود کا ایک تَحَقُّق، فی نفسہٖ ہے۔ جسے ''اَلْکَوْنُ فِی الْأَعْیَانِ''(۱) کہتے ہیں۔
عامۂ فلاسفہ ومناطقہ اِسی کو ''وجود'' کہتے ہیں۔
وجود کا ایک (ثبوت اور) تَحَقُّق ذہن میں ہوتا ہے۔ جسے ''شعورِ ذہنی''(۲) کہتے ہیں، اِسی شعورِ ذہنی کو کبھی علم، کبھی ظن، کبھی وہم، تو کبھی شک کہتے ہیں۔(۳)
وجود کا ایک کا تَحَقُّق الفاظ میں ہے۔ الفاظ سے مراد حروف اور اُس کے مخارج ہیں۔(۴)
وجود کا ایک کا تَحَقُّق خط (وکتابت) میں ہے۔ خط سے مراد حروف اور اس کی ہیئتوں کی شکلیں اور صورتیں ہیں۔(۵)
بعض حضرات مذکورہ چاروں (تَحَقُّقَاتُ) کو ''وجوداتِ اربعہ'' کہتے ہیں۔(۶)

(۱) اَلْکَوْنُ فِی الْاَعْیَانِ یعنی اعیان میں ہونا۔
اَعیان کی دو قسمیں ہیں: (۱) اعیانِ ثابتہ (۲) اعیانِ ممکنات
اَعیانِ ثابتہ: یعنی آئینۂ عالَم، جو کہ علمِ الٰہی میں، قبلِ تخلیقِ عالَم موجود تھا، اب بھی ہے اور آئندہ بھی موجود رہے گا۔
بلفظِ دیگر: وہ حقیقت جو علمِ الٰہی میں موجود، مگر خارج میں معدوم ہو۔
اَعیانِ ممکنات: یعنی عالَم، جو خارج میں وجودِ عینی رکھتا ہے۔ یہاں 'اعیان' سے یہی مراد ہے۔
(۲) شعورِ ذہنی: مناطقہ اِسی کو ''وجودِ ذہنی'' کہتے ہیں۔
(۳) مثلاً زید کی وہ صورت جو ہمارے ذہن میں ہے، اُس کے بارے میں کہ وہ زید ہی ہے، ہمیں کبھی یقین ہوتا ہے، کبھی ظن، کبھی وہم اور کبھی شک۔
(۴) مناطقہ اِسی کو ''وجودِ لفظی'' کہتے ہیں۔
(۵) مناطقہ اِسی کو ''وجودِ کتبی'' کہتے ہیں۔
(۶) پہلا: وجودِ حقیقی: جیسے خارج میں زید کا وجود۔
دوسرا: وجودِ ذہنی یا صورتِ ذہنیہ: جیسے زید کی وہ صورت جو ہمارے ذہن میں ہے۔
تیسرا: وجودِ لفظی: جیسے لفظِ زید، جس کا ہم زبان سے تلفظ کرتے ہیں۔
چوتھا: وجودِ کتبی (وجودِ کتابت): جیسے لفظِ زید، جسے ہم لکھیں اور زبان سے تلفظ نہ کریں۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

لیکن ہمارے نزدیک حقیقت میں وجود اُسے کہتے ہیں، جس سے (کسی شے کا وجود اور) تحقق ہوتا ہے (۱)۔ اگرچہ اِس (یعنی وجود) کا اطلاق مجازاً غیر پر بھی کر دیا جاتا ہے۔ یہ وجود، اپنی ذات اور شخص (حقیقت) کے اعتبار سے ایک ہے۔

اور (ہمارے نزدیک) ماہیت اُسے کہتے ہیں جو تحقق کے قابل ہوتی ہے۔ ماہیت اپنے اِس مفہوم کے اعتبار سے واحد ہے اور اپنے مصداق کے مختلف ہونے کے اعتبار سے مختلف۔

اِس وجود کی مختلف صورتیں ہیں۔ اگرچہ وجود، بااعتبارِ ذات صورتوں سے پاک ہے۔ بلاتمثیل جیسے سورج کی روشنی جب شیشوں پر پڑتی ہے تو مختلف رنگ نظر آتے ہیں؛ حالاں کہ حقیقتاً سورج کی روشنی مختلف رنگ کی نہیں ہوتی؛ بلکہ سورج کی روشنی مُجَرَّدٌ عَنِ الْاَلْوَانْ (رنگوں سے خالی ہوتی) ہے۔ بلاتمثیل جیسے حضرتِ جبرئیل علیہ السلام حضرت دِحْیَہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں نظر آتے تھے۔ (لیکن حقیقت میں وہ حضرتِ جبرئیل علیہ السلام ہوتے، جنھیں حضرتِ دِحْیَہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت حاصل ہو جایا کرتی تھی۔)

اعتراض

بعض نصرانیوں کا یہ کہنا درست نہیں ہے کہ ”حق تعالیٰ کا ظہور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی

(۱) صوفیا، ذاتِ واجبُ الوجود یعنی حق تعالیٰ کے وجود ہی کو وجودِ حقیقی مانتے ہیں، جس سے اللہ تعالیٰ کے سوا ساری مخلوق کا وجود و تحقق ہوا۔ وہ کہتے ہیں کہ مخلوق کا اپنا کوئی وجود نہیں۔ اُن کا وجود، اعتباری ہے۔ جو حق تعالیٰ کی بدولت قائم ہے۔

صورت میں ہوا ہے، یہ ظہور بھی اسی قبیل سے ہے۔(۱)‘‘

جواب

(کیوں کہ یہ ظہور یا تو مَظْهَرْ میں ہوا ہوگا یا غَیْرِ مَظْهَرْ میں) اگر اُن کی مراد یہ ہے کہ یہ ظہور، مظہر میں ہوا ہے، تو یہ صحیح نہیں؛ کیوں کہ رب تبارک و تعالیٰ حادث چیزوں میں، واجبُ الوجود بالذات کی حیثیت سے ظاہر نہیں ہوتا۔ اور اگر اُن کی مراد یہ ہے کہ یہ ظہور غیرِ مظہر میں ہوا ہے، تو یہاں حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں تعدُّد لازم آئے گا (حالاں کہ تعدُّد نہیں ہوتا تھا)، جیسے جب حضرتِ جبرئیل علیہ السلام حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں ظاہر ہوتے (تو حضرتِ دِحْیَہ کَلْبِی رضی اللہ عنہ

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(۱) یہاں نصرانیوں کی طرف سے ایک اعتراض ذکر کیا گیا ہے:

اعتراض کی توضیح:

صوفیاے کرام یہ کہتے ہیں کہ کائنات کے ذرّے ذرّے میں حق تعالیٰ کا ظہور ہے اور کائنات کی ہر ایک شے حق تعالیٰ کی مظہر ہے۔

نصرانی، حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کہتے ہیں، جب اُن کی گرفت کی جاتی ہے کہ یہ تو شرک ہے، تو وہ اپنے اِس عقیدے کو ثابت کرنے لیے، صوفیاے کرام کا مذکورہ قول نقل کر کے کہتے ہیں، کہ جب حق تعالیٰ کا ظہور کائنات کی ہر شے میں ہے، تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں بھی ہے، تو جب حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں حق تعالیٰ کا ظہور ہے، تو اُن کو خدا ماننے سے شرک کیسے لازم آسکتا ہے۔ لہٰذا، اگر ہم شرک کرتے ہیں، تو صوفیا بھی شرک کرتے ہیں۔

آگے اِسی اعتراض کا جواب دیا جارہا ہے کہ شرک نصرانی کرتے ہیں، صوفیا شرک نہیں کرتے۔

کی صورت میں تعدد لازم آجاتا تھا)(۱) نیز (اِس ظہور کو غیرِ مظہر میں ماننے سے) یہ بھی لازم آئے گا کہ کچھ مخصوص علامات پائی جائیں، جن سے الوہیت کے دعوے کا ظہور

(۱) جواب پڑھنے سے پہلے پچھلے صفحے کا حاشیہ ایک مرتبہ پھر پڑھ لیں۔

جواب کی توضیح:

صوفیاے کرام یہ کہتے ہیں کہ کائنات کے ذرے ذرے میں حق تعالیٰ کا ظہور ہے اور کائنات کی ہر ایک شے حق تعالیٰ کی مظہر ہے۔ حق تعالیٰ کا اپنے مظہر میں ظہور فرمانے سے مظہر کا خدا ہونا لازم نہیں آتا، ورنہ تو کائنات کا ذرہ ذرہ خدا ہوجائے۔ تَعَالیٰ اللّٰہ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔

لہٰذا نصرانی یہ نہیں کہہ سکتے کہ صوفیاے کرام کے اِس قول سے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا لازم آئے گا۔

اب نصرانی یہ بتائیں کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں حق تعالیٰ کا جو ظہور ہوا ہے، وہ اُسے کیا مانتے ہیں:

آیا یہ ظہور، مظہر میں ہوا ہے یا غیرِ مظہر میں؟

مظہر وہ مان نہیں سکتے، کیوں کہ مظہر ماننے سے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا لازم نہیں آتا۔ لیکن اگر ہٹ دھرمی کرتے ہوئے یہ کہیں کہ ”ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا ظہور مظہر میں ہوا ہے اور یہ بھی مانتے ہیں کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں“، تو پھر اُنھیں حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ساتھ کائنات کے ہر ہر ذرے کو خدا ماننا پڑے گا؛ کیوں کہ حق تعالیٰ کا ظہور کائنات کے ذرے ذرے میں ہے۔

اور وہ غیرِ مظہر میں بھی نہیں مان سکتے؛ کیوں کہ اگر وہ حق تعالیٰ کا ظہور 'غیرِ مظہر' میں مانتے ہیں، تو 'غیرِ مظہر' کا متعدد ہونا لازم آئے گا اور یہ بھی باطل ہے۔ کیوں کہ ایسی صورت میں حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا متعدد ہونا لازم آئے گا؛ (حالاں کہ حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی صورت متعدد نہیں ہوتی تھی، وہ جہاں بھی ہوتے تنہا ہوتے تھے، اُن کی صورت کا کوئی اور نہیں ہوتا تھا۔) جیسے جب حضرتِ جبرئیل علیہ السلام کا جو ظہور، حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت میں ہوتا تھا، وہ غیرِ مظہر میں ہوتا تھا، اور اس سے حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی صورت کا متعدد ہونا لازم آتا تھا۔ اس طور پر کہ حضرتِ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ جہاں موجود ہوتے وہاں تو وہ ہوتے ہی، اُنھی کی صورت میں حضرتِ جبرئیل علیہ السلام بارگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں موجود ہوتے۔

لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ حق تعالیٰ کا ظہور جو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں ہوا ہے، وہ 'غیرِ مظہر' میں نہیں ہوا۔

اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حق تعالیٰ کا ظہور جو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں ہوا ہے، وہ مظہر میں ہوا ہے۔ لیکن حق تعالیٰ کا ظہور مظہر میں ذاتِ واجبُ الوجود کی حیثیت سے نہیں ہوتا، کہ مظہرِ خدا ہوجائے، لہٰذا جب یہ ظہور ذاتِ واجبُ الوجود کی حیثیت سے نہیں ہوتا، تو اِس ظہور سے حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا بھی لازم نہیں آتا، ورنہ تو کائنات کا ذرہ ذرہ خدا ہوجائے۔

ہو۔ جیسے شجرِ موسیٰ جس میں آگ نمودار ہو رہی تھی، جب حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے چہار جانب سے خطاب ربانی (اِنِّيْٓ اَنَا اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ) سنا تھا۔ (عام درختوں کی یہ شان نہیں کہ اُن میں آگ بھڑکے اور وہ سالم بھی رہیں، یہ اُن علامات میں سے ہے جن سے الوہیت کے دعوے کا ظہور ہوتا ہے، اِسی لیے حضرتِ موسیٰ علیہ السلام نے آنے والی آواز کو خطابِ ربّانی سمجھ کر عمل کیا۔)(۱)

وجود مِنْ حَيْثُ الذَّاتُ واحد ہے، مگر مختلف ہیئتوں اور شکلوں میں ظاہر ہونے کے وقت اُس کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں۔ بلا تمثیل جیسے ایک ہی چہرہ، الگ الگ

(۱) اس کا خلاصہ یہ ہے:

نور و نار کی صورت میں حق تعالیٰ کا ظہور، شجرِ موسیٰ پر ہوا، تو یہاں پر نور و نار ہوا مظہر، اور شجرِ موسیٰ ہوا غیر مظہر۔

اتنا سمجھنے کے بعد یہ سمجھیے:

حق تعالیٰ کا ظہور ہمیشہ اُس کے مظہر میں ہوتا ہے، اور اس سے اُس کے مظہر کا خدا ہونا لازم نہیں آتا، کیوں کہ حق تعالیٰ کا ظہور مظہر میں ذاتِ واجبُ الوجود کی حیثیت سے نہیں ہوتا، جیسا کہ گزشتہ سطور میں واضح ہوا۔

اور جب کبھی حق تعالیٰ کا ظہور غیر مظہر میں ہوتا ہے، تو اس وقت یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ کچھ ایسی علامات پائی جائیں جن سے الوہیت کے دعوے کا ظہور ہو۔

ابھی گزرا کہ نور و نار کی صورت میں، شجرِ موسیٰ پر، حق تعالیٰ کا ظہور، غیر مظہر میں ہوا ہے؛ لہٰذا ضروری تھا کہ کچھ ایسی علامات پائی جائیں جن سے الوہیت کے دعوے کا ظہور ہو۔ اور یہاں پر ایسی علامت پائی گئی، اور وہ علامت ہے درخت میں آگ بھڑکنے کے باوجود، درخت کا سالم رہنا اور اُس سے آوازِ حق سنائی پڑنا۔

لیکن جب ہم یہ مانتے ہیں کہ حق تعالیٰ کا ظہور حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام میں جو ہوا ہے، یہ ظہور، غیر مظہر میں ہوا، تو ہمیں ایسی کوئی علامت بھی نظر نہیں آتی جو الوہیت کا تقاضا کرے۔

لہٰذا یہ ماننا پڑے گا کہ حق تعالیٰ کا ظہور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہوا ہے وہ غیر مظہر میں نہیں ہوا۔

اور یہ بھی ماننا پڑے گا کہ حق تعالیٰ کا ظہور جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں ہوا ہے، وہ مظہر میں ہوا ہے۔ لیکن اِس ظہور سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا خدا ہونا لازم نہیں آتا، ورنہ تو کائنات کا ذرہ ذرہ خدا ہو جائے۔

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

آئینوں میں مختلف نظر آتا ہے۔

اگر یہ اعتبار کیا جائے کہ ماہیت کا ثبوت علمِ ازلی میں ہوا ہے، تو ہمارے نزدیک اس ماہیت کو ''اَلْعَيْنُ الثَّابِتَۃُ'' کہتے ہیں۔

اور جب وجود کا نور، ماہیت پر روشن ہوتا ہے اور وجود کی صورت، ماہیت میں ظاہر ہوتی ہے، تو اُس ماہیت کو (عین ثابتہ نہیں، بلکہ) **حقیقت** کہتے ہیں۔

اور کبھی کسی قید کے بغیر ماہیت پر حقیقت کا اطلاق مجازاً کر دیا جاتا ہے۔

عامۂ فلاسفہ و مناطقہ، ماہیت کی یہ تعریف کرتے ہیں:

''مَاهِيَةُ الشَّيْءِ مَا بِهِ هُوَ هُوَ۔''

یعنی شے کی ماہیت وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے شے، شے ہوتی ہے۔

(فلاسفہ کی) یہ (تعریف) اُس وجود پر صادق نہیں آئے گی، جس کا تَحَقُّقْ فی نفسہٖ ہوتا ہے۔ (یعنی: جو وجود، خود سے موجود ہے، وہ اپنے وجود میں کسی کی ایجاد اور افاضۂ وجود کا محتاج نہیں ہوتا۔)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

بلکہ یہ (منطقی ماہیت) اُس وجود (کے ظہور) کی نوعیت ہے۔ اور شے (اور وجود) وہ ہے، جس کا (فی نَفْسِهٖ، یا فِی الذِّهْنِ، یا فِی الْخَطِّ، یا فِی الْكِتَابَةِ) تحقق ہوتا ہے۔(۱)

(۱) جیسا کہ سید شریف جرجانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''كِتَابُ التَّعْرِيفَاتِ'' میں ماہیت کی تعریف کی ہے:

مَاهِيَةُ الشَّيْءِ: مَا بِهِ الشَّيْءُ هُوَ هُوَ، وَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ لَا مَوْجُوْدَةٌ، وَلَا مَعْدُوْمَةٌ، وَلَا كُلِّيٌّ، وَلَا جُزْئِيٌّ، وَلَا خَاصٌّ، وَلَا عَامٌّ.

یعنی: شے کی ماہیت وہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے شے، شے ہوتی ہے، اور ماہیت ہونے کے اعتبار سے وہ موجود ہے نہ معدوم، کلی ہے نہ جزئی، خاص ہے نہ عام۔

اسے اچھی طرح سمجھ لیجیے۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا اور دلوں میں بات ڈالنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کم ترین بندے **علی بن احمد** کی طرف سے یہ بیان ہوا۔ اللہ تعالیٰ اِسے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم کے صدقہ وطفیل سیدھے راستے پر چلائے اور دائمی سعادت نصیب کرے۔

مولیٰ علی ریسرچ سینٹر
MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ

تأليف

الشيخ المحقق للعلوم الظاهرة والباطنة

علاء الدين على بن أحمد المهائمى عليه الرحمه

(٧٧٦هـ - ٨٣٥هـ)

تحقيق وتعليق

الأستاذ

فاروق خان المهائمى المصباحى

ناشر

مركز مولا على للأبحاث،

مسجد المينارة، مومبائي

MAULA ALI RESEARCH CENTRE

كَلِمَاتُ التَّبْرِيْكِ

كَتَبَ الامَامُ الرَّبَّانِيُّ حَضْرَةُ الْمَخْدُومِ الْفَقِيهُ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ الْمَهَائِمِيُّ الشَّافِعِيُّ كِتَابًا مُوْجَزًا سَمَّاهُ بِـ"غَايَةُ الْجُودِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ." وَقَدْ اَوْضَحَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَقِيقَةَ وَحْدَةِ الْوُجُودِ بِالْحُجَجِ ، كَمَا دَحَضَ الْمَسِيحِيِّيْنَ الَّذِينَ يَعْتَقِدُونَ بِإِلٰهِيَّةِ عِيسٰى عَلٰى نَبِيِّنَا وَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ التَّسْلِيمُ.

وَ قَدْ تَمَّ تَحْقِيقُ هٰذَا الْكِتَابِ وَتَرْجَمَتُهُ إِلَى الْأُرْدِيَّةِ مِنْ قِبَلِ صَاحِبِ السَّمَاحَةِ الْمُفْتِي مُحَمَّد فَارُوق خَان الْمُهَائِمِيّ الْمِصْبَاحِيّ زِيْدَ مَجْدُهُ خِرِّيْجِ الْجَامِعَةِ الْأَشْرَفِيَّةِ ، أَعْظَمِ الْمُؤَسَّسَاتِ التَّعْلِيْمِيَّةِ فِي الْهِنْدِ. وَلَمْ يَقْتَصِرْ عَلَى التَّرْجَمَةِ فَقَطْ، بَلْ أَضَافَ حَوَاشِيَ قِيمَةً وَمُهِمَّةً فِي مَوَاضِعَ مُهِمَّةٍ ،

لِتَكُوْنَ مَسْأَلَةُ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ وَاضِحَةً وُضُوْحَ الشَّمْسِ ، وَيُمْكِنُ الِاعْتِرَافُ بِصِحَّتِهَا بِصِدْقٍ وَيَقِينٍ تَامٍّ.

وَهُوَ عَالِمٌ جَادٌّ مُثَقَّفٌ وَقُوْرٌ، اِلٰى جَانِبِ انْشِغَالِهِ بِالْكِتَابَةِ وَالتَّأْلِيفِ ، وَالتَّدْرِيسِ وَالِابْتِعَادِ عَنْ إِضَاعَةِ الْوَقْتِ وَصَرْفِهِ فِي غَيْرِ طَائِلٍ. لَقَدْ وَهَبَهُ اللّٰهُ تَعَالَى ذَوْقًا عَالِيًا فِي الْكِتَابَةِ وَالتَّأْلِيفِ وَالْبَحْثِ وَالتَّحْقِيقِ، فَقَدْ قَامَ بِالْخِدْمَاتِ الْعِلْمِيَّةِ التَّالِيَةِ:

(١) سِيْرَةُ الْمَخْدُومِ عَلِيٍّ الْمَهَائِمِيِّ

(٢) اَلْإِمَامُ اَحْمَدُ الرَّضَا وَحُقُوقُ الْعِبَادِ

(٣) يَادِ اَخْتَرْ اَزْهَرِيْ (ذِكْرِيَاتُ اَخْتَرَ الْاَزْهَرِيِّ)

(٤) مَرَاتِبُ الْوُجُوْدِ

(٥) زِينَةُ الْمَجْلِسِ

أُقَدِّمُ خَالِصَ التَّهَانِي وَالتَّبْرِيكَاتِ مِنْ اَعْمَاقِ قَلْبِي لِلْمُفْتِي فَارُوْق خَان الْمَهَائِمِيِّ عَلَى خِدْمَتِهِ الْعِلْمِيَّةِ وَالْكِتَابِيَّةِ ، وَاَدْعُوْ لَهُ مِنْ اَعْمَاقِ قَلْبِي اَنْ يَتَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنْهُ هَذَا الْجُهْدَ الْعِلْمِيَّ بِوَسِيلَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاَنْ يُنِيْرَ حَقِيْقَةَ وَحْدَةِ الْوُجُودِ فِي قُلُوبِ النَّاسِ. وَاَتَمَنَّى اَنْ يُوَفِّقَهُ لِمَزِيدٍ مِنَ الْخِدْمَاتِ الْعِلْمِيَّةِ، وَيَزِيْدَهُ عِلْمًا وَفَضْلًا، وَيَحْمِيَهُ مِنَ الْعَيْنِ الشِّرِّيرَةِ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

آمین یا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ بِجاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہِ وَ صَحْبِہِ اَفْضَلُ الصَّلَاۃِ وَاَکْمَلُ التَّسْلِیْمِ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ.

مُحَمَّدْ نَاظِم عَلِیّ الْمِصْبَاحِي

عُضْو هَیْئَةِ التَّدْرِیْسِ بِالْجَامِعَةِ الْاَشْرَفِیَّةِ، مُبَارَکْفُوْر، اَعْظَمْ جَرْھ،

یَوْمُ الْاَحَدِ - ٤ جُمَادَی الْاُوْلٰی ١٤٤٥ھ - ١٨ دِیْسَمْبَر ٢٠٢٣ء

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

مُقَدَّمَةُ التَّحْقِيْق

حَضْرَةُ الشَّيْخِ الْمُحَقِّقِ لِلْعُلُوْمِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ، نُوْرُ الدِّيْنِ الْفَقِيْهُ عَلِيٌّ الْمَهَائِمِيُّ - نَوَّرَ اللهُ ضَرِيْحَهُ -هُوَ مِنَ الشُّيُوْخِ الَّذِيْنَ يُؤَيِّدُوْنَ مَسْئَلَةَ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ بِقُوَّةٍ، وَ مِنْ مُعْظَمِ كُتُبِهِ تُثْبِتُ هٰذِهِ النَّظَرِيَّةَ، حَتّٰى فِيْ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ (تَبْصِيْرِ الرَّحْمٰنِ وَ تَيْسِيْرِ الْمَنَّانِ بَعْضِ مَا يُشِيْرُ اِلٰى اِعْجَازِ الْقُرْآنِ) هُنَاكَ اَدِلَّةٌ كَثِيْرَةٌ عَلَيْهَا. وَلِهٰذَا السَّبَبِ لَا يَسْتَطِيْعُ مَنْ يُّطَالِعُ كُتُبَ الشَّيْخِ عَلِيٍّ الْمَهَائِمِيِّ اَنْ يَّمْنَعَ نَفْسَهُ مِنْ تَسْمِيَتِهِ "بِابْنِ الْعَرَبِيِّ الثَّانِيْ".

مَا هِيَ مَسْئَلَةُ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ

يَقُوْلُ الصُّوْفِيَّةُ الَّذِيْنَ يُؤَيِّدُوْنَ هٰذِهِ النَّظَرِيَّةَ:

"اِنَّهُ تَعَالٰى مَوْجُوْدٌ بِذَاتِهِ مِنْ غَيْرِ افْتِقَارٍ اِلٰى مُوْجِدٍ يُوْجِدُهُ، بَلْ كُلُّ

مَوْجُوْدٍ سِوَاهُ مُفْتَقِرٌ اِلَيْهِ تَعَالٰى فِيْ وُجُوْدِهِ ، فَالْعَالَمُ كُلُّهُ مَوْجُوْدٌ بِهِ ، وَهُوَ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى وَحْدَهُ مُتَّصِفٌ بِالْوُجُوْدِ لِنَفْسِهِ ، لَيْسَ بِجَوْهَرٍ مُتَحَيِّزٍ فَيُقَدَّرُ لَهُ اَيْنَ وَمَكَانٌ ، وَلَا بِعَرَضٍ فَيَسْتَحِيْلُ اِلَيْهِ الْبَقَاءُ ، وَلَا بِجِسْمٍ فَتَكُوْنُ لَهُ الْجِهَةُ وَالتِّلْقَاءُ ، مُقَدَّسٌ عَنِ الْجِهَاتِ وَالْاَقْطَارِ ، مَرْئِيٌّ بِالْقُلُوْبِ ، لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ."

وَهٰذَا هُوَ التَّوْحِيْدُ الْحَقِيْقِيُّ ، وَهُوَ صَحِيْحٌ وَيَجِبُ أَنْ يَّكُوْنَ مِثْلَ هَذَا الْاِعْتِقَادُ ، لِاَنَّهُ ثَبَتَ بِالْقُرْآنِ وَالْاَحَادِيْثِ الصَّحِيْحَةِ ، كَمَا يَقُوْلُ الشَّيْخُ الْمَهَائِمِيُّ:

"وَمَسْئَلَةُ التَّوْحِيْدِ هِيَ رَأْيُ مَنِ اتَّفَقَ الْاَكْثَرُ عَلٰى كَمَالِ الْعِلْمِ وَالْعَمَلِ وَالتَّاْيِيْدِ ، اِشَارَةً اِلٰى صِحَّتِهِ فِي الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَالْاَخْبَارِ النَّبَوِيَّةِ الصَّحِيْحَةِ."

وَ"غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ" رِسَالَةٌ مُوْجَزَةٌ حَوْلَ مَوْضُوْعِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ ، حَقَّقَ فِيْهَا الشَّيْخُ الْمَهَائِمِيُّ نَظَرِيَّةَ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ ، وَكَذٰلِكَ رَدَّ لِمَا زَعَمَهُ النَّصَارٰى : اَنَّ عِيْسٰى (عَلَيْهِ السَّلَامُ) هُوَ اللّٰهُ. سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ.

طَرِيقَتُنَا فِي تَحْقِيقِ الْكِتَابِ وَتَسْهِيلِهِ

● اِعْتَمَدْنَا فِي اِخْرَاجِ هٰذَا الْكِتَابِ عَلٰى نُسْخَةٍ خَطِّيَّةٍ ، اَخَذْنَاهَا مِنْ "مَرْكَزِ جُمْعَةِ الْمَاجِدِ لِلثَّقَافَةِ وَالتُّرَاثِ ، دُبَيْ" تَحْتَوِيْ عَلٰى صَفْحَةٍ وَنِصْفٍ فَقَطْ.

وَقَدْ كُتِبَ عَلٰى كَعَبِ الرِّسَالَةِ:

"غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ. تَالِيْفُ الشَّيْخِ الْمُحَقِّقِ لِلْعُلُومِ الظَّاهِرَةِ وَالْبَاطِنَةِ، نُوْرِ الدِّيْنِ، عَلِيِّ بْنِ احْمَدَ الْمَهَائِمِيِّ نَوَّرَ اللّٰهُ ضَرِيْحَهُ."

وَجَدْتُ عَلٰى كَعْبِهَا خَتْمًا مَكْتُوْبًا فِيْهِ:

"مَكْتَبَةُ مُحَمَّدْ اَمِيْن عِتْقِيْ"

● ضَبَطْنَا الْكَلِمَاتِ بِالشَّكْلِ الْكُلِّيِّ الَّذِيْ لَا يَكُوْنُ مَعَهُ الْتِبَاسٌ عَلٰى الْقَارِئِ، وَوَضَعْنَا عَلامَاتِ التَّرْقِيْمِ الْمُنَاسِبَةَ.

● عَلَّقْنَا عَلٰى بَعْضِ الْمَوَاضِعِ فِي الْكِتَابِ عِنْدَمَا دَعَتِ الْحَاجَةُ اِلٰى التَّعْلِيْقِ.

● اَضَفْنَا بَيْنَ مَعْقُوْفَيْنِ [] مَا كَانَ مُنَاسِبًا لِلسِّيَاقِ مِنْ كَلِمَاتٍ وَ حُرُوْفٍ.

● تَرْجَمْنَا لِمُؤَلِّفِ الْكِتَابِ تَرْجَمَةً مُوْجَزَةً.

وَمَعَ اَنَّنَا بَذَلْنَا جَمِيْعَ مَا فِيْ وُسْعِنَا فِيْ سَبِيْلِ تَصْحِيْحِ الْكِتَابِ وَ تَقْدِيْمِهِ لِلْقُرَّاءِ مُوَشَّحًا بِاَجْمَلِ ثِيَابِهِ وَمَحَلًّى بِاَبْهَى حُلَلِهِ، لا نَدَّعِي الْبَرَاءَةَ فِيْهِ عَنْ خَطَإٍ اَوْ زَلَّةٍ. فَالْكَمَالُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ لَيْسَ لِاَحِدٍ سِوَاهُ.

وَ قَدْ سَاعَدَنِيْ فِيْ هٰذَا الْعَمَلِ:

● اُسْتَاذِي الْكَرِيْمُ فَضِيْلَةُ الشَّيْخِ مُحَمَّدْ نَاظِمْ عَلِيِ الْمِصْبَاحِيُّ، عُضُوُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِالْجَامِعَةِ الْاَشْرَفِيَّةِ، مُبَارَكْ فُوْرْ، اَعْظَمْ جَرْه،

● وَاخِي الْكَرِيْمُ الْاُسْتَاذُ مُحَمَّدْ شَمْشِيرْ عَلِيِ الصِّدِّيْقِيُّ الْمِصْبَاحِيُّ الْغُجْرَاتِيُّ، عُضْوُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِدَارِ الْعُلُوْمِ فَيْضِ عَائِشَةَ وَفَيْضِ مُصْطَفٰى، سَاوَرْكُنْدْلَا، اَمْرِيْلِي، غُجْرَاتْ،

حَيْثُ اعْتَنَيَا بِالْكِتَابِ اعْتِنَاءً ا بَالِغًا ، فَطَالَعَاهُ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰى آخِرِهٖ بِكُلِّ رَغْبَةٍ وَّاِخْلَاصٍ، وَصَحَّحَاهُ، وَتَظَاهَرَا بِآرَائِهِمَا الْمُفِيدَةِ الْقَيِّمَةِ.

● وَالْاُسْتَاذُ مُحَمَّدٌ مَظْهَرْ حُسَيْنُ الْعَلِيْمِيُّ ،عُضْوُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِالْجَامِعَةِ الْغَوْثِيَّةِ نَجْمِ الْعُلُومِ، مُومْبَائِي،

● وَالْحَافِظُ مُحَمَّدٌ بِلَالُ الْاَشْرَفِيُّ، مُشْرِفُ مَرْكَزِ مَوْلَا عَلِيٍّ لِلْاَبْحَاثِ، مَسْجِدِ الْمِيْنَارَةِ، مُومْبَائِي،

حَيْثُ طَالَعَاهُ مِنَ الْبِدَايَةِ اِلَى النِّهَايَةِ بِكُلِّ رَغْبَةٍ وَاِخْلَاصٍ.

فَاُقَدِّمُ اِلَيْهِمْ هَدَايَا غَالِيَةً وَاَهْدِيْ اِلَيْهِمْ زُهُوْرًا زَاكِيَةً لِلشُّكْرِ وَالْاِمْتِنَانِ مِنْ اَعْمَاقِ الْقَلْبِ دَاعِيًا لَهُمْ اَنْ يَتَقَبَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ اَعْمَالِهِمُ الْقَيِّمَةِ هٰذِهٖ وَ يَجْزِيَهُمْ اَحْسَنَ مَا يَجْزِيْ عِبَادَهُ الْمُخْلِصِيْنَ.

● وَخِتَامًا اَشْكُرُ شُكْرًا جَزِيْلًا لِجُمْلَةِ اَسَاتِذَتِي الْبَارِعِيْنَ وَ لِوَالِدَيَّ الْكَرِيْمَيْنِ ؛ فَاِنَّهُ لَوْلَا تَوْجِيْهَاتُهُمُ الْغَالِيَةُ وَ اِرْشَادَاتُهُمُ الْعَالِيَةُ لَمَا وَصَلْتُ اِلَى الْهَدَفِ الْمَنْشُوْدِ بِيُسْرٍ وَسُهُوْلَةٍ.

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ اَوَّلًا وَآخِرًا عَلٰى مَا وَفَّقَنِي لِهٰذَا الْعَمَلِ النَّافِعِ الْجَلِيْلِ وَمَا كُنْتُ اَهْلًا لَهُ. وَهُوَ الْمُوَفِّقُ وَالْمُعِيْنُ وَالْهَادِيْ اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

نَسْأَلُ اللهَ تَعَالٰى اَنْ يَجْعَلَ عَمَلَنَا هٰذَا خَالِصًا لِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ، وَاَنْ يَنْفَعَنَا بِهِ وَ الْمُسْلِمِيْنَ ، وَ يَتَجَاوَزَ عَمَّا اَخْطَأْنَا فِيْهِ ، رَبَّنَا لَا تُوَاخِذْنَا اِنْ نَسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا ، وَنَرْجُوْ مِنَ الْقَارِئِ الْكَرِيْمِ اَنْ يَّدْعُوَ اللّٰهَ تَعَالٰى لَنَا بِالْعَفْوِ وَ الْعَافِيَةِ الدَّائِمَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اِنَّهٗ قَرِيْبٌ مُجِيْبٌ.

فَارُوْق خَان الْمَهَائِمِيُّ الْمِصْبَاحِيُّ

عُضْوُ هَيْئَةِ التَّدْرِيْسِ بِجَامِعَةِ الْمَدِيْنَةِ فَيضَانِ كَنْزِ الْاِيْمَانِ،

بِمَدِيْنَةِ دُونغْرِيْ، مُدِيْرَةِ مُومْبَائِيْ، وَلَايَةِ مَهَارَاشْتَرَ.

يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ - ٢٠ جُمَادَى الْاُوْلٰى ١٤٤٥ھ - ٥ دِيْسَمْبَر ٢٠٢٣ء

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

سِيْرَةٌ مُوْجَزَةٌ لِلشَّيْخِ الْمَهَائِمِي

هُوَ الشَّيْخُ الْفَقِيْهُ اَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْمَهَائِمِيُّ، الْمُلَقَّبُ بِـ "زَيْنِ الدِّيْنِ" وَ "عَلاءِ الدِّيْنِ"، الْمَعْرُوفُ بِـ "الْمَخْدُوْمِ الْفَقِيْهِ عَلِيِّ الْمَهَائِمِيِّ" دَاخِلَ الْهِنْدِ وَخَارِجَهَا.

وُلِدَ فِي ١٠/ مِنْ مُحَرَّمٍ سَنَةَ ٧٧٦ﻫ، وَنَشَأَ وَتَرَعْرَعَ فِي بِيْئَةٍ عِلْمِيَّةٍ، فَاَخَذَ الْكُتُبَ الْبُدَائِيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ الشَّيْخِ اَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، وَكَانَ اَبُوْهُ فَاضِلًا وَشَيْخًا كَامِلًا، وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَحْتَظِّ بِحَنَانِ اَبِيْهِ اِلَّا لِفَتْرَةٍ قَصِيْرَةٍ مَحْدُوْدَةٍ، فَقَدْ مَاتَ عَنْهُ اَبُوْهُ وَهُوَ فِي التَّاسِعِ مِنْ عُمْرِهِ غُلَامًا مُرَاهِقًا، فَغَادَرَتْ بِهِ اُمُّهُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا الْمُتَوَفّٰى بِـ "كَلِيَانْ" اِلٰى بَيْتِ اَبِيْهَا فِي "مَهَائِمَ". وَاسْتَوْطَنَتْ بِهَا.

كَانَ الشَّيْخُ الْمَهَائِمِيُّ اُسْوَةً حَسَنَةً وَنَمُوْذَجًا صَادِقًا فِي الْبِرِّ وَالْاِحْسَانِ مَعَ وَالِدَتِهِ. يَشْهَدُ بِهِ مَا حَكَاهُ بَعْضُ مُتَرْجِمِيْهِ مِنْ اَنَّ اُمَّهُ طَلَبَتْ مِنْهُ مَرَّةً فِيْ اِحْدَى اللَّيَالِي اَنْ يَّاتِيَ لَهَا بِمَاءٍ ، فَلَمَّا اَتَاهَا بِالْمَاءِ وَجَدَهَا قَدْ غَرِقَتْ فِي النَّوْمِ، فَلَمْ يُوقِظْهَا اَدَبًا وَ خَوْفًا مِنْ اَنْ يَّلْحَقَهَا اَذًى وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ، وَ رَاقَبَهَا وَحَفْنَةُ الْمَاءِ بِيَدِهِ حَتّٰى انْبَلَجَ اللَّيْلُ كُلُّهُ وَانْبَثَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَتْ حِيْنَمَا اُذِّنَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، وَعَلِمَتْ بِالْقِصَّةِ، فَفَرِحَتْ وَانْتَهَجَتْ وَرَاحَتْ تَدْعُوْ لَهُ بِدَعَوَاتِ الْفَوْزِ وَالنَّجَاحِ.

وَرُبَّمَا بَدَتْ بَرَكَاتُ دَعَوَاتِهَا وَ ثَمَرَاتُ مُنَاجَاتِهَا بِاَنَّهُ دُعِيَ فِيمَا بَعْدُ بِلَقَبِ الْمَخْدُوْمِ ، وَ اُتِيْحَتْ لَهُ تَلْمَذَةُ خِضْرٍ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، فَفَازَ مِنْهُ بِالْعِلْمِ اللَّدُنِيِّ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

كَانَ شَافِعِيَّ الْمَسْلَكِ اُوَيْسِيَّ الْمَشْرَبِ ، مُتَابِعًا لِلشَّيْخِ الْاَكْبَرِ مُحِيِّ الدِّينِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ -رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى- فِي سُلُوْكِيَّاتِهِ، اَكْبَرَ مُؤَيِّدٍ لَهُ فِي قَضِيَّةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ ، تَشْهَدُ بِهِ مُعْظَمُ مُؤَلَّفَاتِهِ.

لَهُ مُؤَلَّفَاتٌ قَيِّمَةٌ كَثِيْرَةٌ تَتَجَاوَزُ عَنِ الْمِائَةِ حَسَبَ مَا ذَكَرَهُ مُتَرْجِمُوْهُ، اَمَّا اَنَا فَلَمْ اَعْثُرْ اِلَّا عَلٰى اَسْمَاءِ خَمْسٍ وَ عِشْرِيْنَ كُتُبًا مِنْهَا، يُوْجَدُ مِنْهَا سَبْعَةَ عَشَرَ كِتَابًا فِي مُخْتَلِفِ دُوْرِ الْكُتُبِ الْهِنْدِيَّةِ ، وَالْبَقِيَّةُ لَمْ يَبْقَ مِنْهَا اِلَّا الْاَسْمَاءُ.

اَسْمَاءُ مُؤَلَّفَاتِهِ:

(١) تَبْصِيْرُ الرَّحْمٰنِ وَتَيْسِيْرُ الْمَنَّانِ بَعْضُ مَا يُشِيْرُ اِلٰى اِعْجَازِ الْقُرْآنِ (اَلْمَعْرُوْفِ بِـــ "تَفْسِيْرِ الْمَهَائِمِيّ" وَ"تَفْسِيْرِ الرَّحْمَانِيّ").

(٢) اَدِلَّةُ التَّوْحِيْدِ.

(٣) اَجِلَّةُ التَّائِيْدِ فِيْ شَرْحِ اَدِلَّةِ التَّوْحِيْدِ.

(٤) مِرْآةُ الْحَقَائِقِ.

(٥) اِرَاءَةُ الدَّقَائِقِ فِيْ شَرْحِ مِرْآةِ الْحَقَائِقِ.

(٦) اَلنُّوْرُ الْاَزْهَرُ فِيْ كَشْفِ الْقَضَاءِ وَالْقَدْرِ.

(٧) اَلضَّوْءُ الْاَزْهَرُ فِيْ شَرْحِ النُّوْرِ الْاَزْهَرِ.

(٨) اَلْفِقْهُ الْمَخْدُوْمِيُّ.

(٩) اَسْرَارُ الْفِقْهِ.

(١٠) مَشْرَعُ الْخُصُوْصِ اِلٰى مَعَانِي النُّصُوْصِ.

(١١) خُصُوْصُ النِّعَمِ فِيْ شَرْحِ فُصُوْصِ الْحِكَمِ.

(١٢) زَوَارِفُ اللَّطَائِفِ فِيْ شَرْحِ عَوَارِفِ الْمَعَارِفِ.

(١٣) اِسْتِجْلَاءُ الْبَصَرِ فِيْ الرَّدِّ عَلٰى اسْتِقْصَاءِ النَّظَرِ.

(١٤) اَلْفَتَاوٰى الْمَخْدُوْمِيَّةُ.

(١٥) اِمْحَاضُ النَّصِيْحَةِ.

(١٦) اِنْعَامُ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ بِاَحْكَامِ حُكْمِ الْاَحْكَامِ.

(١٧) اَلْوُجُوْدُ فِيْ شَرْحِ اَسْمَاءِ الْمَعْبُوْدِ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(١٨) تَرْجَمَةُ لَمْعَاتِ الْعِرَاقِيِّ.

(١٩) شَرْحُ لَمْعَاتِ الْعِرَاقِيِّ.

(٢٠) اَلرُّتْبَةُ الرَّفِيْعَةُ فِي الْجَمْعِ وَالتَّوْفِيْقِ بَيْنَ أَسْرَارِ الْحَقِيْقَةِ وَأَنْوَارِ الشَّرِيْعَةِ.

(٢١) اَلرِّسَالَةُ الْعَجِيْبَةُ.

(٢٢) تَنْوِيْرُ الْجِنَانِ فِي تَفْسِيْرِ الْفَاتِحَةِ.

(٢٣) شَرْحُ الْقَصِيْدَةِ الرَّائِيَّةِ.

(٢٤) شَرْحُ سَيِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ.

(٢٥) غَايَةُ الْجُوْدِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُوْدِ.

كَانَ الشَّيْخُ مِنْ اَكْبَرِ رِجَالِ الدِّيْنِ، صَاحِبُ الْخَوَارِقِ وَ بَاهِرُ الْكَشْفِ، لَيْسَ كَالنُّسَّاكِ الْمُتَبَتِّلِيْنَ الْمُتَجَرِّدِيْنَ يَأْوُوْنَ فِي كُهُوْفِ الْجِبَالِ وَ غِيْرَانِ الصُّخُوْرِ، لَا هَمَّ لَهُمْ سِوَى هَمِّهِمْ، بَلْ كَانَ يَقْضِيْ اَكْثَرَ اَوْقَاتِهِ بَيْنَ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى يَسْمَعُ شَكْوَاهُمْ وَيُحِلُّ مَشَاكِلَهُمْ، وَيَدْفَعُ عَنْهُمْ اَوْهَامَ الْغَاوِيْنَ وَ يَكْشِفُ شُبُهَاتِ الْمُلْحِدِيْنَ.

تُوُفِّيَ فِي ٨ مِنْ جُمَادَى الْآخِرَةِ سَنَةَ ٨٣٥هـ. (١)

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

(١) مُلَخَّصًا وَمُتَرْجَمًا مِنْ كِتَابِيْ بِاللُّغَةِ الْاُرْدِيَّةِ "سَوَانِحِ مَخْدُوْمْ عَلِي مَهَائِمِي"

مَسْأَلَةُ الْوُجُودِ، الْمُسَمَّاةُ بِـ "غَايَةُ الْجُودِ بِمَعْرِفَةِ وَحْدَةِ الْوُجُودِ"

قَالَ الْمُؤَلِّفُ رَحِمَهُ اللهُ:

وَبَعْدُ:

فَهٰذِهِ نُكْتَةٌ فِي مَسْأَلَةِ الْوُجُودِ قَامِعَةٌ لِأَكْثَرِ شُبُهَاتٍ يُورِدُهَا الْقَاصِرُونَ عَنِ الشُّهُودِ، وَقَفْتُ عَلَيْهَا (١) بَعْدَ طُولِ الْكَدِّ مِنْ عِنْدِ الْمَلِكِ الْوَدُودِ.

وَهِيَ أَنَّ لَهُ [أَيْ لِلْوُجُودِ] تَحَقُّقًا فِي نَفْسِهِ (٢) وَهُوَ الْكَوْنُ فِي الْأَعْيَانِ، وَ تُسَمِّيهِ الْعَامَّةُ بِالْوُجُودِ (٣)،

وَ تَحَقُّقًا [فِي] الذِّهْنِ وَ هُوَ الشُّعُورُ الذِّهْنِيُّ الْمُسَمّٰى بِالْعِلْمِ وَ الظَّنِّ وَالْوَهْمِ وَالشَّكِّ،

(١) وَفِي الْمَخْطُوطِ: لَهَا.
(٢) وَفِي الْمَخْطُوطِ: فِي أَنْفُسِهَا.
(٣) وَفِي الْمَخْطُوطِ: تَسْمِيَةُ الْعَامَّةِ بِالْوُجُودِ.

وَتَحَقُّقًا فِي اللَّفْظِ وَهُوَ الْحُرُوْفُ وَهَيْئَاتُهَا،

وَتَحَقُّقًا فِي الْخَطِّ وَهُوَ أَشْكَالُ الْحُرُوْفِ وَأَشْكَالُ هَيْئَاتِهَا.

وَيُسَمِّيْهَا بَعْضُهُمْ (١) بِالْوُجُوْدَاتِ الْأَرْبَعَةِ.

وَمَا بِهِ التَّحَقُّقُ - وَهُوَ الْوُجُوْدُ عِنْدَنَا بِالْحَقِيْقَةِ وَإِنْ أَطْلَقْنَاهُ عَلَى الْغَيْرِ مَجَازًا - وَهُوَ وَاحِدٌ بِالذَّاتِ وَالشَّخْصِ.

وَمَا يَقْبَلُ التَّحَقُّقَ - وَهُوَ الْمَاهِيَةُ - وَهِيَ وَاحِدَةٌ بِهٰذَا الْمَفْهُوْمِ مُخْتَلِفَةٌ بِاخْتِلَافِ مَا صَدَقَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمَفْهُوْمُ.

وَيَحْصُلُ لِهٰذَا الْوُجُوْدِ صُوَرٌ (٢) - مَعَ تَجَرُّدِهِ فِي ذَاتِهِ عَنِ الصُّوَرِ - كَمَا يَحْصُلُ لِنُوْرِ الشَّمْسِ عِنْدَ إِشْرَاقِهَا عَلَى الزُّجَاجَاتِ الْأَلْوَانُ تَتَصَوَّرُ مُخْتَلِفَةً مَعَ تَجَرُّدِهِ، كَمَا تَصَوَّرَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِصُوْرَةِ دِحْيَةَ.

وَلَيْسَ مِنْ هٰذَا الْقَبِيْلِ قَوْلُ بَعْضِ النَّصَارَى بِهَيْئَةِ عِيسٰى (٣)، لِظُهُوْرِ الْحَقِّ بِصُوْرَتِهِ؛ لِأَنَّهُمْ: إِنْ أَرَادُوْا فِي مَظْهَرِهِ، فَلَا يَظْهَرُ فِي الْحَوَادِثِ بِالْهَيْئَةِ الَّتِي هِيَ وُجُوْبُ الْوُجُوْدِ بِالذَّاتِ، وَإِنْ أَرَادُوْا لَا فِي مَظْهَرِهِ، فَإِنَّمَا يُتَصَوَّرُ عِنْدَ

(١) أَيِ الْفَلَاسَفَةُ، فَأَنْوَاعُ الْوُجُوْدِ عِنْدَهُمْ أَرْبَعَةٌ:

(١) اَلْوُجُوْدُ فِي الْأَعْيَانِ: كَـزَيْدٍ تَرَاهُ عَيْنًا قَائِمًا، فَهٰذَا وُجُوْدُ عَيْنٍ.

(٢) اَلْوُجُوْدُ فِي الْأَذْهَانِ: بِأَنْ تَتَصَوَّرَهُ فِي ذِهْنِكَ.

(٣) اَلْوُجُوْدُ فِي اللَّفْظِ: حِيْنَمَا تَقُوْلُ: زَيْدٌ.

(٤) اَلْوُجُوْدُ فِي الرَّسْمِ (وَالْخَطِّ): حِيْنَمَا تَكْتُبُ: زَيْدًا.

(٢) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: وَيَحْصُلُ بِهٰذَا الْوُجُوْدِ فِيْهَا صُوَرٌ.

(٣) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: بِالْهَيْئَةِ عِيْسٰى.

ذٰلِکَ (١) تَعَدُّدُ صُوْرَةِ عِيْسٰى، كَصُوْرَةِ دِحْيَةَ عِنْدَ ظُهُوْرِ جِبْرِيْلَ بِصُوْرَتِهِ، مَعَ عَلَامَاتٍ مَخْصُوْصَةٍ الْمُدَّعِيَةِ لِلْاِلٰهِيَّةِ كَشَجَرَةِ مُوسٰى فِيْ نَارِهِ اِذْ سَمِعَ خِطَابَهُ مِنْ جِهَةٍ بِكُلِّيَّتِهِ (٢).

وَتَخْتَلِفُ صُوَرُ ظُهُوْرِ الْوُجُوْدِ فِيْهَا بِاخْتِلَافِهَا مَعَ وَحْدَتِهِ فِيْ ذَاتِهِ، اِخْتِلَافَ صُوَرِ الْوَجْهِ الْوَاحِدِ فِي الْمَرَايَا الْمُخْتَلِفَةِ.

وَالْمَاهِيَةُ هِيَ الْمُسَمَّاةُ عِنْدَنَا بِالْعَيْنِ الثَّابِتَةِ (٣) اِنِ اعْتُبِرَ ثُبُوْتُهَا فِي الْعِلْمِ الْاَزَلِيِّ، وَ بِالْحَقِيْقَةِ عِنْدَ اِشْرَاقِ نُوْرِ الْوُجُوْدِ عَلَيْهَا وَ ظُهُوْرِ صُوْرَتِهِ فِيهَا (٤)، وَقَدْ تُطْلَقُ الْحَقِيقَةُ عَلَى الْمَاهِيَّةِ مُطْلَقًا مَجَازًا.

وَقَوْلُ الْعَامَّةِ (٥):

"مَاهِيَّةُ الشَّيْءِ مَا بِهِ هُوَ هُوَ (٦)".

لَا يَصِحُّ عِنْدَنَا عَلٰى اِرَادَةِ مَا تَحَقُّقُهُ فِيْ نَفْسِهِ، بَلْ هِيَ نَوْعِيَّتُهُ، وَالشَّيْءُ

(١) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: عَنْکَ.

(٢) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: بِكُلِّيَّةٍ.

(٣) الْعَيْنُ الثَّابِتُ هِيَ حَقِيقَةٌ فِي الْحَضْرَةِ الْعِلْمِيَّةِ لَيْسَتْ بِمَوْجُوْدَةٍ فِي الْخَارِجِ، بَلْ مَعْدُوْمَةٌ ثَابِتَةٌ فِي عِلْمِ اللّٰهِ سُبْحَانَه، لِهٰذَا يُقَالُ الْاَعْيَانُ مَا شَمَّتْ رَائِحَةَ الْوُجُوْدِ اَصْلًا، لَيْسَ لَهَا الْوُجُوْدُ الْخَارِجِيُّ، وَلَيْسَ لَهَا الْفَنَاءُ، وَهِيَ عِلْمُ اللّٰهِ، وَفَنَاؤُهَا فَنَاءُ عِلْمِ اللّٰهِ، وَهِيَ الْاَزَلِيَّةُ الْاَبَدِيَّةُ.

(٤) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: وَظُهُوْرُ صُوْرَةٍ فِيهَا.

(٥) اَيْ عِنْدَ الْفَلَاسِفَةِ، حَيْثُ يَقُوْلُوْنَ:

مَاهِيَّةُ الشَّيْءِ: مَا بِهِ الشَّيْءُ هُوَ هُوَ، وَهِيَ مِنْ حَيْثُ هِيَ هِيَ لَا مَوْجُوْدَةٌ، وَ لَا مَعْدُوْمَةٌ، وَلَا كُلِّيٌّ، وَلَا جُزْئِيٌّ، وَلَا خَاصٌّ، وَلَا عَامٌّ.

(٦) وَفِي الْمَخْطُوْطِ: مَاهِيَّةُ لِشَيْءٍ مَا بِهِ هُوَ هُوَ.

مَا لَهُ التَّحَقُّقُ [فِيْ نَفْسِهِ، وَفِي الذِّهْنِ، وَ اللَّفْظِ، وَالْخَطِّ، كمَا مَرَّ فِيْمَا سَبَقَ]، فَافْهَمْ.

وَاللّٰهُ الْمُوَفِّقُ وَالْمُلْهِمُ.

مِنْ مُخْتَرِعَاتِ اَقَلِّ الْعَبِيْدِ لِلْعَلِيِّ الصَّمَدِ، عَلِيِّ بْنِ اَحْمَدَ هَدَاهُ اللّٰهُ الْمَنْهَجَ الْاَرْشَدَ، وَرَزَقَهُ سَعَادَةَ الْاَبَدِ بِبَرَكَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ [صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ] وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ.

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI

سراجِ مینارہ مسجد

حضرت مولوی سید عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید مظفر حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مولا علی ریسرچ سینٹر کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ دنیا بھر کی لائبریریوں سے اسلافِ کرام کی ایسی کتابیں حاصل کی جائیں جو اب تک شائع نہیں ہوئیں یا شائع تو ہوئیں مگر اب نایاب ہو چکی ہیں۔ اُن کتابوں پر از سرِ نو جدید انداز میں کام کیا جائے۔ اگر وہ کتابیں عربی یا فارسی زبان میں ہوں، تو اردو، ہندی اور انگلش تینوں زبانوں میں اُن کا آسان ترجمہ کیا جائے۔ عربی اور فارسی متن کی تحقیق کی جائے، مشکل کتابوں کی تسہیل کی جائے اور اُن کی اشاعت کروا کر انھیں دنیا بھر کی لائبریریوں، اہلِ علم، محققین، اسکالرز اور عوام تک پہنچایا جائے۔

Maula Ali Research Centre *aims to acquire old Islamic manuscripts (Interpretations, Commentaries, Exegesis, etc.) of our ancestors from libraries across the world which have not been published; if published, they are no longer accessible, etc. and work upon its publication according to modern standards by carrying out research on the Arabic and Persian scripts, referencing, easy translation into multiple languages, mainly English, Hindi and Urdu, and lastly, printing and distributing it amongst the scholars, research experts, intellectuals and the entire Muslim Ummah.*

ISBN: 978-81-982491-3-5

9 788198 249135

MAULA ALI RESEARCH CENTRE
MINARA MASJID, MUMBAI
WWW.MINARAMASJID.COM